بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

بدر

BADR — QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ ؍ بغیر ضمیمہ

سعہ ضمیمہ

چہ گویم با تو گر آئی چہاور قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

پیشگی (لعہ)

(جلد ۸)

مورخہ ۲- ربیع الاول ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۰۹ء مطابق ۱۳ چیت سمت ۱۹۶۶ بکری

(نمبر ۲۲)

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | اڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

خریداران بدر کیلئے ایک تحفہ

صاحبان! اگر آپ کو اپنے پروردگار کی کلام کا کچھ بھی شوق ہے اور آپ یہ چاہتے ہیں کہ قرآنی دعائیں جو کہ مستجاب ہیں اپنے حوائج میں پڑہیں تو ہم سے رسالہ ادعیۃ القرآن مترجم اردو بقیمت ۲؍ معہ محصول ڈاک منگا کر پڑہیں چونکہ ۲؍ کا وی پی نہیں ہو سکتا اس لئے درخواست ۵؍ سے کم نہ ہونی چاہئیے اور یا ۲؍ کے ٹکٹ بھیجدیں۔ نوٹ۔ ۲ جلد کے خریدار کو ایک جلد اور دس جلد کے خریدار کو ۲ جلدیں مفت دی جاویں گی۔

المشتہر۔ ابن عباد اللہ السید محبوب شاہ مقام داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ (ہزارہ)

(مدبر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام قاضی محمد ظہور الدین اکمل اسسٹنٹ چھپکر شائع ہوا)

(کتبہ عاجز محمد حسین احمدی)

"پیام صادق"

رپورٹ دورہ ایڈیٹر

نمبر ۳

(سلسلہ کیواسطے دیکھو اخبار بدر نمبر ۲۱ جلد ۸ مورخہ ۱۸ مارچ ۱۹۰۹ء)

مکانات شہر لیت گذشتہ نمبر میں دھرم کوٹ رندھاوا اور ڈیرہ بابا نانک کے ذکر کے درمیان ریتڑ چھتر کا ذکر آئندہ نمبر میں کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا سو عرض کیا جاتا ہے۔ یہ مقام حضرت امام علیشاہ صاحب کے سبب مشہور ہے جن کے پوتے سید مبارک اللہ صاحب آجکل گدی نشین ہیں جو بڑے اخلاق سے پیش آئے صاحب موصوف کی وفات ۱۲۶۱ ہجری میں ہوئی مگر ان کے زمانہ میں جو حال ریتڑ چھتر کا سنا جاتا ہے اور جو ان مکانات کی وسعت سے معلوم ہوتا ہے جو اس زمانہ کی ضرورتوں کے سبب بنائے گئے تھے اب تو پوچھو تو اس کا نام و نشان بھی نہیں باقی رہا حال تھا کہ جیسے میرزا ظفر اللہ خان صاحب اپنی کتاب میں لکھتے ہیں ہندوستان۔ افغانستان۔ عرب کے لوگ جوق در جوق دارالقدس پر پڑے رہتے تھے۔ امرا۔ صلحا۔ حفاظ۔ قراء۔ تجار۔ زراعت پیشہ۔ الغرض ہر قسم کے ہر ملک کے آدمیوں کا وہاں مجمع نظر آتا تھا دروازے پر ہاتھی بندھے رہتے تھے۔ تعمیر کا کام ہر وقت جاری رہتا تھا۔ پنجگانہ نماز کا وقت رونق و برکت کا ہوتا تھا۔ یا اب یہ حال ہے کہ ساری خانقاہ۔ مسجد مکانات سارا خانہ بن ہم بھرے گئے سب خالی اور سنسان پڑے ہیں۔ مکانات گرتے جاتے ہیں ان کی مرمت کوئی نہیں کر سکتا اور نہ مزدور ہے کئی حویلیاں بالکل ویران سی ہو گئی ہیں مسجد میں بھی وسعت اور شان و شوکت تو ہے مگر آبادی ندارد۔ سوچنے کی جگہ اور عبرت کا مقام ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے ایک پیارے حضرت امام علی شاہ صاحب مرحوم و مغفور کو محض اپنے فضل و کرم سے ایسا اقبال اور عروج بخشا اور ان کے وصال ہوتے ہی خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت کا خود پنجہ اٹھا لیا اور جس طرح لوگ دور دراز کے سفر برداشت کر کے کشاں کشاں یہاں چلے آتے تھے۔ اب کچھ نہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ رحمت الٰہی کی کشش جو اس زمانہ کے بزرگ میں تھی وہ اب پیچھے لوگوں میں باقی نہیں رہی آخر وہ بھی ایک انسان تھا جس نے ہزاروں کو کھینچ لیا اگر آج اس کی اولاد کے لوگ اسی سنتہ اللہ کی طرف توجہ کرتے اور خیال کرتے کہ وہ کشش آج اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے کس کو عطا کی ہے تو ان پر حق کھل جاتا اس وقت خدا تعالیٰ نے اپنا ایک مامور بھیجا اور ہر طرف سے ہر قسم کی خلق کشاں کشاں اس کے دروازے پر آرہی ہے اگر پرانے صوفیا کی اولاد اور جانشین لوگ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے اور خدا تعالیٰ کے قائم کردہ سلسلہ کو قبول کرتے تو اللہ تعالیٰ ان کی پہلے سے بھی بڑھ کر عزت کرتا اس سلسلہ کے ممبروں میں سے ایک صاحب جن کا اسم مبارک حضرت میر عابد علی شاہ صاحب ہے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں اور خدا تعالیٰ نے ان پر بڑے بڑے فضل کئے ہیں اللہ تعالیٰ کی رحمت سے الہام الٰہی کا دروازہ ان کیواسطے کھولا گیا ہے میر صاحب موصوف کے دادا حضرت سید بہادر علی شاہ صاحب اول حضرت سید امام علی شاہ صاحب کے پیر بھائی تھے حضرت حاجی حسین شاہ صاحب کی فوتیدگی کے بعد جب حضرت امام علیشاہ صاحب ان کے جانشین ہوئے تو حضرت بہادر علی شاہ صاحب بھی ان کی بیعت میں داخل ہوئے اور باوجود ہم مکتب ہمقوم ہونے کے اپنا مال اپنی جان اپنی خواہشیں اور اپنے ارادے سب کے سب اپنے پیر حضرت امام علی شاہ صاحب کے قدموں پر سچے دل سے نثار کر دئے جیسے کہ حضرت حسین شاہ صاحب نے رویا میں ان کو فرمایا تھا دوسری طرف حاجی حسین شاہ صاحب مرحوم نے حضرت بہادر علی شاہ صاحب کی نسبت حضرت امام علی شاہ صاحب کو یہ تاکید فرمائی تھی کہ ان کا حصہ آپ کے پاس ہے۔ بریں وجہ حضرت امام علی شاہ صاحب مرحوم بھی حضرت بہادر علی شاہ صاحب سے ایک انتہا فوق العادت شفقت رکھتے تھے۔

حضرت سید عابد علی شاہ صاحب نے بسبب اس اخلاص اور محبت کے جو ان کو حضرت مسیح موعود و مہدی معہود کے ساتھ اور آپ کے خلیفہ اول کے ساتھ ہے۔ عاجز راقم کی بہت ہی عزت افزائی کی۔ ڈیرہ بابا نانک تک میرے ساتھ آئے وہاں بھی ایک شب میری خاطر ٹھہرے اسی رات مجھے رویاء میں دکھلایا گیا کہ آپ حضرت سید بہادر علی شاہ صاحب کے پوتے حضرت سید صادق علی شاہ صاحب ہیں گویا میر صاحب کا نام مجھے صادق علی شاہ بتلایا گیا جو ان کے صدق اور اخلاص کی طرف اشارہ کرتا ہے جو ان کو اللہ تعالیٰ کے حضور ہے۔

صوفیوں کے خاندان میں ظاہری طرز ادب آداب جو ہوتا ہے اس کی خوشبو ابتک رتڑ چھتر شریف کے بزرگوں میں پائی جاتی ہے۔ چھوٹے بڑے سب اچھی طرح ہمارے ساتھ پیش آئے جو بزرگ گدی نشین ہیں وہ بہت خوش اخلاقی سے دیر تک پرسان حال رہے میرے وہاں ٹھہرنے کے واسطے اصرار فرمایا۔ رخصت کے وقت مشایعت کی۔ البتہ ان کے چھوٹے بھائی صاحب کسی قدر طالبوں کی صحبت سے اثر یافتہ معلوم ہوتے تھے کیونکہ آپ نے احقر کے بیٹھتے ہی معاً ایک تذکرہ شروع کر دیا اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں لیکن بدون کسی تعلق سابقہ کے ایک نو وارد مہمان کے ساتھ کلام کے پہلے سلسلہ جنبانی کا سوال و جواب سے آغاز کیا جانا ان کی اپنی شان کے خلاف تھا۔ میر نصیر علی صاحب بڑے اخلاص سے ملے میر محمد حسین صاحب بڑی محبت اور تپاک سے ملاقی ہوئے صاحبزادہ میر لطف اللہ صاحب اس وقت گھر میں موجود نہ تھے ان کے ملنے کا شوق رہا۔ راقم خود دعا مانگتا ہے اور جملہ ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ وہ سب تہ دل سے جناب باری میں دعا مانگیں کہ وہ پیارا مولا کریم اس سارے خاندان کو معہ سب متعلقین کے اپنے بھیجے ہوئے اپنے پیارے امام الوقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کے نور سے منور فرمائے

(آمین ثم آمین)

انجمن احمدیہ شملہ

روئیداد جلسہ منعقدہ ۲۸ فروری ۱۹۰۹ء

یہ جلسہ حسب معمول بروز اتوار قریب ۴½ بجے شام زیر صدارت جناب مولوی خدا بخش صاحب منعقد ہوا اس جلسہ میں حسب ذیل کارروائی ہوئی۔

صوفی شمس الدین صاحب نے ایک تجویز پیش کی وہ تجویز یہ تھی کہ جملہ انجمنوں کی طرف سے پورا موعودہ چندہ بہم نہ پہونچنے کی وجہ سے واقعی سکول کا کام رک جانے کا اندیشہ ہے اس لئے انجمن احمدیہ شملہ کے سب اصحاب اور دیگر سب انجمنوں کی خدمت میں یہ تجویز پیش کرنی چاہیئے کہ ہر ایک جو اپنے آپ کو انجمن احمدیہ کا ممبر سمجھتا ہے۔ سکول کے واسطے مبلغ ایک روپیہ چندہ کا یا نئے سر سے یا اگر پہلے سکول کے بارے کچھ چندہ ادا کر چکا ہو تو بار دوم اپنے ذمے لے اور ضرور ہر ایک صاحب خواہ یکمشت خواہ دو تین ماہ میں ایک روپیہ ادا کر دے اور اس تجویز سے یہ فائدہ ہو گا کہ اگر چار لاکھ کی جماعت میں سے بیس ہزار آدمی بھی فی آدمی ایک روپیہ کے حساب سے ادا کر دیں گے تو بڑی عمدگی سے سکول بلڈنگ طیار ہو جاوے گی اس تجویز پر سب ممبران انجمن احمدیہ شملہ نے آمنا و صدقنا کہا اور ساتھ ہی یہ بھی قرار پایا۔ کہ یہ تجویز اخبار میں شائع کر کے سب انجمنوں کی خدمت میں التماس کی جاوے۔ کہ وہ بھی اس نیک تحریک میں ضرور حصہ لیں اور ہر ایک ممبر جماعت احمدیہ ضرور دل و جان سے کوشاں ہو کہ خواہ یکمشت یا دو تین اقساط میں اس ایک روپیہ کو ضرور ادا کرے۔ امید واثق ہے کہ سب انجمنوں کے سکرٹری اس تجویز کو پسند فرما کر عملی طور پر اس کا ثبوت دیں گے۔

مکتوب امیر المومنین

۱- لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ یہ ہے ہمارا اصل دین - پھر قرآن کریم اور احادیث صحیحہ پھر آخر فقہ حنفیہ پر عملدرآمد ہے -

۲- ہماری کتب دینیات - قرآن کریم - بخاری - مسلم اور موطا اور فتوح الغیب سید عبد القادر جیلانی - فقہ حنفیہ جو مخالف کسی صحیح حدیث کے نہ ہو -

دین احمدی کسی جدید دین کا نام نہیں اور ہرگز نہیں لوگ جو چاہیں کہیں -

مصادرات صدر انجمن احمدیہ

بخدمت ایڈیٹر صاحب اخبار بدر - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - ذیل کا کارڈ آپکے اخبار میں اشاعت کے لئے ارسال کرتا ہوں بدین غرض کہ تا دوسرے احباب کے لئے موجب تحریص ہو اس سے پہلے بھی بعض جگہ سے ایسا روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نام آیا ہے - جس کو آپنے الگ جمع کر دیا ہے کہ بوقت ضرورت کسی نیک مصرف پر لگایا جاوے چونکہ ایک قومی سلسلہ میں طرح طرح کی ضرورتیں پیش آتی رہتی ہیں اس لئے جس رنگ سے احباب اس سلسلہ میں مدد کر سکیں - وہ تائید سلسلہ ہی ہے - بیماریوں کے وقت میں صدقات کا خاص حکم بھی ہے - مگر جو صدقات قومی رنگ میں جمع ہو کر تقسیم ہو سکیں وہ بہت سے خیر و برکت کا موجب ہوتے ہیں - والسلام - محمد علی -

بخار کے دنوں میں میری بیوی صاحبہ سخت بیمار ہو گئی اور بفضلہ تعالیٰ صحت ہونے پر اس نے اپنا لونگ فی سبیل اللہ کر دیا اور پھر ساتھ ہی بندہ بھی اس سے زیادہ تر بیمار ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کا رحم ہونے یعنی صحتیاب ہونے پر اس بھاگوان نیک سیرت نے اپنے کانوں کی نقرئی ڈنڈیاں بھی براہ مولا نذر کر دیں - اب اس زیور کی قیمت حسب نرخ بازار پندرہ روپیہ بنی ہے - لیکن بندہ نے ۱۶ روپیہ مقرر کیے - اور چار روپے ایک سابقہ پانچ روپیہ کی نذر میں سے (جو اپنے مکان پانی سے بچ رہنے کے بابت مانی ہوئی تھی) لیکر کل بیس روپیہ ارسال بحضور انور ہیں -

الراقم - عاجز کرم الدین احمدی - ڈنگہ ضلع گجرات

المفتی

گھراٹ کا پانی - ایک صاحب نے ضلع جہلم سے دریافت کیا ہے کہ ہمارے علاقہ میں ایک چشمہ ہے لوگ دور دور سے آتے ہیں اسکا پانی استعمال کرتے ہیں - جس سے اسہال آتے ہیں اور مرض کو آرام ہوتا ہے کیا یہ جائز ہے - فرمایا یہ ایک قدرتی علاج ہے - گھراٹ کا پانی مفید ہوتا ہے بیشک استعمال کیا جائے -

سوال - جن عورتوں کو ان کے خاوند دکھ دینے کی نیت سے نہ بساتے ہیں اور نہ ہی طلاق دیتے ہیں کیا ان کے نکاح دوسری جگہ کر دینے چاہئیں -

جواب - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے - ولا تمسکوھن ضرارا عورتوں کو ضرر دینے کے لئے مت روکو - ولا تضاروھن عورتوں کو ضرر مت دو - ولا تتخذوا آیات اللہ ھزوا اللہ تعالیٰ کی آیات کو خفت میں مت ڈالو - پھر آپ بہت سے کام لو - صلح کی کوشش کرو اگر نہ ہو سکے - تو چند شرفاء کے سامنے عذر پیش کر کے توکلاً علی اللہ اور جگہ نکاح کر دو - نورالدین

کس سے کہوں

(از منشی نعمت اللہ صاحب مضطر بدایونی حال قادیانی)

بیٹھے بٹھلائے یہ کیا دل کو ہوا کس سے کہوں
یک بیک ہاتھ سے جاتا ہی رہا کس سے کہوں

کون سنتا ہے فقیر دل کی صدا کس سے کہوں
جو گذرتی ہے میرے دل پہ بھلا کس سے کہوں

صدمہ ہجر سے کرتا ہوں بکا کس سے کہوں
مثل پروانہ ترے غم میں جلا کس سے کہوں

نہ کہوں تجھ سے بھلا تیرے سوا کس سے کہوں
کس کو ہے تیرے سوا دردمرا کس سے کہوں

کام میرے تو اڑے وقت میں آ کس سے کہوں
میرے مولا میری بگڑی کو بنا کس سے کہوں

غیر سے کہنے کی عادت ہی نہیں ہے میری
تیرے دروازے پہ کرتا ہوں دعا کس سے کہوں

داستاں عشق و محبت کی سناؤں کس کو
سن کے گھبرائیگا لمبی ہے کتھا کس سے کہوں

کوچۂ عشق میں جس روز سے رکھا ہے قدم
دل نے بھی ساتھ میرا چھوڑ دیا کس سے کہوں

تیرا بیمار ہجر میں تشنۂ دیدار ہوں میں
شربت وصل کا دے جام پلا کس سے کہوں

اب تو دے جلد خبر اے میرے پیارے مولا
کشمکش سے مجھے دنیا کی چھڑا کس سے کہوں

ہاتھ باندھے تیری ڈیوڑھی پہ کھڑا ہوں پیارے
درد عصیاں کی عنایت ہو دوا کس سے کہوں

ہے تڑپ دل میں کسی طرح تو راضی ہو جائے
تو ہی بتلا دے مجھے اپنی رضا کس سے کہوں

مضطر تفتہ جگر درد سے تڑپے کب تک
کوئی تسکین کا دے لفظ سنا کس سے کہوں

پوربی زبان

(خاکسار اشرف از کوہاٹ)

تو ہے ڈھونڈت ڈھونڈت شام بھئی موہے درس دکھا دو سانوریا
توری پیت کی مست الست بنوں موہے ایک پلا دو ساگریا
کیا خوب پپیہا بولت ہے، توری شان میں کیا کچھ گاوت ہے
چل دیکھ سکھی پیا آوت ہے، ہے نور کی سر پر چادریا
لکھوں شان میں توری کیسے پیا لکھی صفت توری ہے آپ خدا
میں احمدؐ نام کی صلِّ علیٰ دن رین بجاؤں بانسریا
کیا لیکھو کو خوب پچھاڑا ہے پب رن سے خوب اکھاڑا ہے
لگا اجل کا جگر کٹارا ہے ہوا نرک میں اس کا باسریا
جو آتھم کو اجل نے گھیر لیا مکھ باطل نے پھر پھیر لیا
دکھ اس نے آپ سہیڑ لیا ہوا موت کو دیکھت باوریا
لگی بیری کے ہے آگ تب تن میں خم ٹھونک کھڑا جب تو رن میں
کچھ سوچ پڑی اس کے من میں رن چھوڑ ہوا وہ بھاگریا
تورے نام کا سورج چمکا ہے تب دل بیری کا تمکا ہے
تو آن کے رن میں دھمکا ہے تو ہے دیکھ بھیا ہے خاوریا
مکھ تورا چمکت دمکت ہے مورا جیا اے پیا للچاوت ہے
نت وصل تورا جیا چاہوت ہے بھرو آس موری کی گاگریا
تورا نام کرشن اوتار بھیو موری بگڑی بات سنوار دیو
ناؤ اشرف کی منجدھار بھیو کر دیا پار پیا موری ناوریا

ضرورت | آج کی ڈاک میں ایک شریف و نیک احمدی نوجوان درخواست کرتے ہیں کہ میں کمپونڈری کا کام خوب جانتا ہوں کسی بھائی کے پاس اگر جگہ خالی ہو یا زیر نظر تو ضرور اطلاع فرمائیں۔

ایڈیٹوریل

ابراہیم پر حملہ

اِس زمانہ کے بعض لوگون کو مین نے دیکھا ہے کہ جب وہ مضمون لکھنے بیٹھتے ہین۔ تو اسوقت ان کا دماغ عرشِ معلّےٰ پر جا پہنچتا ہے اور وہ بڑے بڑے بزرگون کو ایچ سمجھتے ہین اور وہ کچھ کہہ جاتے ہین جو انہین کہنا چاہیئے نہین تہا قصور تو ہوتا ہے اپنے فہم کا اور الزام دیتے ہین اُنکو۔ جن کے آگے سو برس زانوئے ادب۔ تہ کرین توان کا کلام سمجھنے کے قابل ہون چنانچہ قاضی حمید الدین صاحب حمید اپنی انشاء پردازی کی رو مین ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت بہی کچھ نا واجب کلمات فرما گئے ہین۔ دیکھئے پیسہ اخبار ۸ مارچ کالم ۳ صفحہ ۳ "ان کی روحانی استعداد مین کچھ کمی تہی اور اس کمی کے باعث ان سے کچھ دنون اول اجرام سماوی کی ستائشون کی غلطی بھی ہوئی۔ اگرچہ وہ بعد مین فیضان الٰہی کی تائید سے سنبھل گئے۔ مگر آفتاب اور مہتاب کو انہون نے پہلے پہل جو کچھ سمجہا تہا۔ وہ مخفی نہین ہے اور اسی ادراکی اور دماغی اور روحانی نشو و نما کی کمی کے سبب ان سے عزیز شے کے عوض سینکڑون اونٹون کی قربانی ظہور مین آئی"۔

مین کہتا ہون۔ کہ خدا کے برگزیدہ ابراہیم کی روحانی استعداد کمال درجہ تک پہونچی ہوئی تہی اسی لیئے آپ منصب نبوت پر سرفراز ہوئے اور اجرام سماوی کی ستائش مین آپسے کوئی غلطی سرزد نہین ہوئی۔ بلکہ آپنے اپنی قوم کو اس غلطی پر متنبہ کیا جسمین وہ گرفتار تہی۔ چنانچہ قاضی حمید اگر قرآن مجید کے اس مقام پر ذرا بہی تدبر کرتے تو ہرگز یہ اعتراض نہ کرتے دیکھئے اسی ابراہیمؑ کے بارہ مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذ قال ابراھیم لابیہ اٰزر اتتخذ اصناماً اٰلھۃً - انی ارٰک وقومک فی ضلٰلٍ مبین

اب حمید صاحب مجھے، بتائین کہ جو شخص اس عرفان و ایقان تک پہونچ چکا ہو اور توحید کا اپنے قلب مین ایسا جوش رکھتا ہو کہ اپنے چچا تک کو ڈانٹ دیا ہو اور قوم کو صریح الفاظ مین صریح گمراہی مین کہہ رہا ہو۔ کیا اس کا فہم قاضی حمید سے بہی گیا گذرا تہا۔ کہ وہ سورج یا چاند کو اپنا رب سمجھنے لگا۔ حضرت! آؤ مین آپ کو بتاؤن۔ یہان ہٰذا ربی بطور استفہام انکاری ہے۔ ابراہیم اپنی قوم کو اسی وعظ کے اثنا مین قایل کر رہے ہین۔ کیا یہ ستارہ میرا رب ہے؟ کیا یہ چاند میرا رب ہے، یا کیا یہ سورج؟ جو سب زوال پذیر ہین۔ پھر اس سے آگے فرماتا ہے ہرگز نہین۔ مین تمہارے شرک سے بیزار ہون مین تو آسمان و زمین کے پیدا کرنیوالے کی طرف متوجہ ہون۔

اسی طرح قربانی والے مقام مین آپنے دہوکہ کہایا ہے اول تو قرآن مجید مین سو اونٹون کا ذکر ہی نہین۔ دوم وہ تو ابراہیم نے اپنی قوم کو جو انسانی قربانی کی غلطی مین تہی ایک آسان راہ بتائی کہ انسان کی نہین بلکہ حیوانات کی قربانی کرنی چاہیئے۔ جس کے فوائد کے آپ بھی قائل ہین گویا اپنے عمل سے ابراہیم نے ایک بد رسم کا قلع قمع کیا۔ اللہ تعالیٰ مسلمانون کو فہم قرآن دے۔ وہ ایسی لغزشین نہ کہایا کرین کہ انبیاء و ملائکہ کے کامون پر بھی کرٹی سیزم کرنے لگین۔

اُردو پر حملہ

آجکل اخبارون مین اس مضمون پر بحث ہو رہی ہے کہ پرائمری سکولون مین اُردو کی بجائے پنجابی مین تعلیم دینی چاہیئے یا نہین۔ ہندو خدا جانے کس وجہ سے اردو کے مخالف ہین (حالانکہ یہ زبان ملک کی مشترکہ زبان ہے کوئی خاص مسلمانون کی زبان نہین) جو کہتے ہین کہ پنجابی مین تعلیم ہونی چاہیئے مگر وہ اس مشکل مسئلہ کو حل نہین کر سکتے اور نہ کر سکین گے۔ کہ کونسی پنجابی مین تعلیم دیجائے کیونکہ مختلف ضلعون مین مختلف پنجابی بولی جاتی ہے مسلمان کہتے ہین اور سچ کہتے ہین کہ اردو ایک ایسی زبان ہے جو ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک یکسان سمجھی جاتی ہے۔ پس اسی کو رائج کرنا چاہیئے مگر مجھے خوف ہے، کہ حامیان پنجابی کی خفیہ کوششین ان کو اپنے مقاصد مین کامیاب نہ کردین خدانخواستہ اگر ایسا ہو گیا تو پھر ایک پیاری اور میٹھی اور علمی زبان ہم سے چھن جائیگی اور اسکی بجائے ہمین اجمیر گئی کو اج مر گئی پڑہنے والا رسم خط رہ جائے گا۔

ان کوششون مین سے ایک یہ ہے کہ اردو مین آہستہ آہستہ بھاشا و سنسکرت کے بے شمار الفاظ داخل کئے جا رہے ہین۔ چنانچہ جب ہندو رسالے یا اخبار کو اُٹھاؤ اس کی اُردو مین کئی لفظ ایسے ہونگے جن کو مسلمان مطلق نہین سمجھ سکتے اور اگر یہی بات رہی تو پھر ایک وقت آنے والا ہے کہ اُردو مین سوائے ہے اور ہو کے اور سب الفاظ ہندی و بھاشا و سنسکرت کے رہ جاوین گے افسوس تو یہ ہے کہ بعض نوجوان مسلمان انشاء پرداز بھی جدت پسندی کی تے مین ایسے الفاظ اپنے کلام مین داخل کرتے جاتے ہین اور عربی کو بالکل بھول گئے ہین ہم نے وقت پر خبردار کر دیا ہے اب کوئی اس کا انتظام کرے یا نہ کرے اس کا اختیار ہے۔

(کمیونیکیٹڈ)

اسلام مین حقوق نسوان

(مسئلہ وراثت نمبر ۱)

خاتون عصمت نے اپنی صنف کے لیئے اس حصۂ میراث کے لینے کا دعوےٰ پیش کیا ہے جو خدا تعالیٰ نے ان کے لیئے میت کے مال مین سے مقرر کیا ہے۔ مضمون کو آیات و احادیث سے مدلل کیا گیا ہے اس لیئے اس پر کچھ زیادہ لکھنے کی ضرورت نہین۔ مین صرف یہ کہنا چاہتا ہون کہ ہمارے ملک مین لڑکیون کو ورثہ دینے مین کچھ مشکلات ہین ان مین سے ایک تو یہ کہ یہان کے لوگ اکثر کاشتکار ہین جو زمینون کے مالک ہین۔ زمینین مختلف کنوؤن پر ایک ایک دو دو بگیہہ ہین اب ان مین سے لڑکی کو دوسرے حقدارون کی موجودگی مین ایک ایک دو دو مرلے حصہ آتا ہے۔ یہ زمین کشمیر کی ڈل وال زمین تو ہے نہین کہ منتقل ہو سکے اس لیئے زمین نہین دی جاتی اور اس کے عوض مین کچھ اور اسباب دیدیا جاتا ہے جسے مین جہیز کے نام سے موسوم کرتا ہون۔ ہندوستان کے لوگ اپنی لڑکیون کے جہیز مین جو اہتمام کرتے ہین وہ معزز خاتون سے مخفی نہین کیونکہ کئی زمیندار اسی رسم کے بڑھ جانے کی وجہ سے مفلس و قلاش ہو گئے ہین آپ کو تو ترکہ کے حصے کا مطالبہ ہے اور میرا خیال ہے کہ جہیز مین اس حصہ کا دو چند سہ چند بلکہ چار چند دیدیا جاتا ہے۔ پس ہم یہ تو نہین کہہ سکتے ہیم کہ لڑکیون کو کچھ نہین دیا جاتا ہان زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ لڑکیون کو باقاعدہ حصہ تقسیم نہین ہوتا یا جہیز دیتے وقت یہ نیت نہین کی جاتی جو فی الواقع ایک غلطی ہے۔

مین نہایت ہی حیران ہون کہ ہماری قوم سے اسلامیت کیسی گم ہو گئی ہے۔ کہ اسلام کے موٹے موٹے احکام بھی نہین مانے جاتے چنانچہ ایک وراثت کے مسئلہ کی جانب ہی دیکھو۔ جو خاص حق فرقہ اناث ہے۔ افسوس! بڑے بڑے علماء شمس العلماء اسکی جانب کوئی توجہ نہین کرتے۔ اسلام مین لڑکیون کے لیئے ورثہ کا مال دینے کا صریح حکم ہے۔ مگر ہم کو ورثہ کا مال نہین دیا جاتا۔ حالانکہ سرکار کی طرف سے بھی ہر نئے بندوبست پر مسلمانون سے پوچھا جاتا ہے کہ اپنے متوفیون کے مال کس طرح تقسیم کرنا چاہتے ہو۔ تو جواب دیا جاتا ہے۔ کہ رواج سابق منظور ہے (یعنے

ترکہ سے لڑکی کا کوئی حصہ نہیں ۔ گویا مسلمان اسلام کے ایک فریضہ کو رواج سابق سے مقدم نہیں جانتے ۔ یہ ایک صریح ظلم ہے ۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے (ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعد حدودہ یدخلہ نارا) جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کرکے اس کی حدوں پر سے آگے بڑھے ۔ جہنم واصل ہوگا ۔ مگر ہمارے بھائیوں کو جو بہت بڑے القاب رکھتے اور اسلام و قرآن فہمی کا دعوے کرتے ہیں کوئی پرواہ نہیں ذرا اس آئت کو سوچیں تو سہی اور مومنوں کا تو نشان یہی ہے کہ انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینہم ان یقولوا سمعنا واطعنا ... فاولئک ھم المفلحون ۔ یعنے جب انہیں اللہ اور اس کے رسول کی طرف بلایا جاوے تاکہ ان میں فیصلہ کرے ۔ تو وہ کہتے ہیں ہم نے سن لیا اور پھر اس پر عمل بھی کیا ۔ پس یہ لوگ فلاح پانے والے ہیں ۔ پھر اب اللہ و رسول کا فیصلہ تو یہ ہے کہ للنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منہ او کثر نصیبا مفروضا ۔ عورتوں کے لئے حصہ ہے اس مال سے جو ماں باپ اور اون کے رشتہ دار چھوڑ مریں تھوڑا ہو یا بہت حصہ فرض مقرر ہے ۔ اب جو اس کی مخالفت کریں کیا ان پر بموجب حکم فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ۔ عذاب نہ آئیگا ۔ مگر عذاب تو آچکا چاہو جب سے مسلمانوں نے اپنی لڑکیوں کے حق مارے خدا نے خود ان کو مفلس و غریب کر دیا جس مال کے لیئے انہوں نے اتنا ظلم کیا وہ مال بھی ان کے پاس نہیں رہا ۔ پھر اس کے جواب میں کہا جاتا ہے کہ ہمارے باپ دادا سے یہی دستور چلا آتا ہے ۔ لیکن کیا وہ اپنے باپ دادا کا کلمہ پڑھتے ہیں یا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ۔ دراصل میراث کا جھگڑا تو جناب خاتون جنت فاطمۃ الزہرا سے شروع ہے خیر ان کو تو دنیا کی پرواہ نہ تھی اور نبی کے ورثہ میں مال ہوتا ہی نہیں ۔ لیکن یہ لوگ کیوں اپنی بیٹیوں کا حق مارتے ہیں ۔ حدیث شریف میں ہے ۔ من قطع میراث وارثہ قطع اللہ میراثہ من الجنۃ ۔ جس کسی نے ورثہ کا حق مارا ۔ اللہ اس کا ورثہ جنت سے کاٹ دیگا ایک مومن دل کانپ اٹھتا ہے جب وہ ایسا وعید الٰہی دیکھتا ہے پھر جو مال لڑکیوں کا حصہ ہے وہ بیگانہ حق ہے ۔ اور بیگانہ کھانا تو حرام ہے پس یہ کیونکر مومن کے لئے جائز ہو سکتا ہے ۔ غالباً اگلے مسلمانوں میں جو اسقاط کی رسم جاری تھی وہ اسی لئے مردہ پر کی جاتی کہ میت کا ترکہ اس کے وارثوں میں مطابق شریعت محمدی تقسیم کر دیا جاوے ۔ یہ بہت عمدہ طریق تھا واقعی ملاں کا فرض ہے کہ اس وقت وارثت کا مفصل وعظ کہے اور لوگوں کو پورے حقوق سے مطلع کرے یہ آسان بھی ہے مگر افسوس کہ رسومات نے مسلمانوں کو کہیں کا نہیں رکھا ۔ ملاں صاحب تو صرف قرآن حمید کو چند آدمیوں میں چکر دے کر اور روپیہ لے کر فیصلہ کر دیتے ہیں اور بس خیر غیر احمدی جو کچھ کرتے ہیں وہ کریں ۔ مگر میں اپنے احمدی بزرگوں سے التماس کرتی ہوں چونکہ انہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک مسیح کی جماعت اور صحابہ کرام کا نمونہ قرار دیا ہے ۔ پس وہ تو حقوق نسوان کی پوری پوری حفاظت کیا کریں اور اپنی لڑکیوں کو میراث دلایا کریں اور جب ایسا واقعہ ہو تو دوسروں کو تحریک کرنے کے لئے اخبار میں چھپوا دیا کریں ۔ میں حضرۃ مولوی محمد علی صاحب ایم ۔ اے اور شیخ صاحب ایڈیٹر الحکم اور ایڈیٹر صاحب بدر کو اس مسئلہ کی جانب متوجہ کرتی ہوں کہ وہ جہاں اور تحقیقاتوں میں مضمون کے صفحے پر کرتے ہیں اس خاص اور ضروری امر کی جانب بھی توجہ کریں ۔ آخر ہمارا بھی آپ لوگوں پر کچھ حق ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور علم بخشا ہے ۔ مگر ایک وقت تھا کہ ان گودیوں میں تم پلے ہو جن کا حق یہ قوم مارے جاتی ہے ۔ پس تمہارا فرض ہے کہ انہیں یہ حق دلاؤ ورنہ یہ بے زبان فرقہ تو بولنے والا نہیں اگر یہ مخلوق بھی ذی روح ہوتی تو اپنے حقوق ضرور مانگ لیتی ۔ یورپ میں تو آجکل پارلیمنٹ میں ممبر بننے کے لئے عورتیں کوشش کر رہی ہیں جنہوں نے وزیر انگلستان اور کئی معزز آدمیوں کو سخت تنگ کر رکھا ہے مگر ہم کسی حکومت اور شوکت کی خواستگار نہیں صرف اپنا حق مانگتی ہیں وہ بھی جو اللہ اور اس کے رسول نے ہمارے لئے مقرر کر دیا ہے اگر ہم ایسی ہی ذی علم ہوں اور کچھ اپنی زبان میں طاقت رکھتی ہوں تو اپنے حقوق تمام سے پہلے لے لیں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمانیت سے ہمیں حوصلہ و حیا بخشا ہے ہم اس چمکدار ہیرے کو گم نہیں کرنا چاہتیں اور ہم اپنے مالک حقیقی سے امید کامل رکھتی ہیں کہ وہ ضرور خود ہی ہمارے صبر کا اجر دیگا ۔ اور قدر و قیمت روز جزا کو بخشیگا ۔

(اہلیہ اکمل از گولیکی ضلع گجرات پنجاب)

لیس الہادی الا ھو

اللہ تعالےٰ نے اپنے بندوں کو اپنی رضامندی کی راہیں کس طرح دکھاتا ہے ۔ مفصلہ ذیل واقعہ پڑھیئے ۔

ایک شخص نے ایک رات دعا مانگی ۔ کہ خدایا سچا رہبر مجھے ملا تاکہ اپنے شکوک کو رفع کراؤں ۔ فوراً رات کو خواب آئی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ملے ۔ فرمایا ۔ پچھلے پہر ایک نسواری رنگ کی رومی ٹوپی پہنے شخص آئیگا ۔ تیرے شکوک رفع کرے گا ۔ اسی روز چار بجے میرے دل میں خیال آیا کہ اس شخص کو آج مل کر لیں ۔ اسی رنگ کی نسواری رومی ٹوپی اتفاقاً میرے سر پر تھی راستہ میں مجھے ملا ۔ السلام علیکم کہہ کر بآواز بلند کہا کہ تو وہی ہے جو خواب میں نظر آیا ۔ بڑی خوشی سے ملاقات کی ۔ ادہر اُدہر کے مسئلے پوچھے پوچھا ۔ بیعت کا کاغذ لکھ کر روانہ کیا ۔ ان دنوں میں حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام لاہور میں تشریف لے گئے ہوئے تھے وہاں ہی روانہ کیا گیا ۔

رات کو خواب میں عبدالرحیم خان ڈار نے دیکھا کہ شہر مدینہ ہے ادہر سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ہیں ایک شخص اُن کے پیچھے سفید ریش نورانی چہرہ ہے ہاتھ میں بہت سے کاغذات ہیں ۔ میں نے لوگوں سے پوچھا کہ یہ صاحب رسول اللہ کے پیچھے کون ہے کہا کہ یہی مرزا غلام احمد ہے جو کہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ہیں ۔ میں نے سنتے ہی دونوں صاحبوں کو السلام علیکم کہا اور مسیح موعود کے ایک کاغذ پیش کیا جس پر میری بیعت لکھی ہوئی تھی ۔ حضرت اقدس نے حکم فرمایا کہ یہ کاغذ مدینہ منورہ کے پیچھے لے جاؤ ۔ وہاں دو قبریں ہیں ایک رسول اللہ کی اور دوسری میری ۔ میری قبر کھلی ہے اُنہیں اور بھی بہت سے کاغذات ہیں ۔ یہ بھی ڈال آؤ ۔ تمہاری بیعت قبول ہے ۔ جس وقت خان صاحب نے خاکسار کو یہ خواب سنائی ۔ میں بے اختیار رونے لگا ۔ اور دل میں گذرا کہ شاید خداوند کریم نے پیارے اپنے کو بلا لیا ۔ اس کے بعد چوتھے روز بذریعہ تار سن لیا ۔ کہ حضرت اقدس رحلت فرما گئے اور خط بھی انہی دنوں میں لاہور حضرت اقدس کو ملا جب دنیا فانی چھوڑنے کے دن قریب تھے ۔

صاحبو ! یہ میں نے تمام احوال ان دنوں سے لکھ رکھا ہوا تھا ۔ مگر تشویش سے بھول گیا تھا ۔ اب یاد آیا ۔ براہ نوازش اس میرے مضمون کو اپنے اخبار گوہر بار میں شائع کر دیں ۔ والسلام

رقیمہ نیاز ۔ خاکسار مسعود احمدؐ ۔ اسلام آباد کشمیر

آسٹریلیا سے ایک خط

آسٹریلیا کی آبادی سب انگریزوں سے بھری ہوئی ہے مگر اس تاریکی میں اور اتنی دوری میں بھی خدا تعالےٰ نے اس ملک میں دو احمدیوں کو اپنے فضل و کرم سے متعین کر دیا ہے ایک برادرم مکرم حسن موسے خان صاحب میں اور دوسرے

میان محمد بخش صاحب اصل ساکن لاہور ہین۔ یہ ہردو صاحبان اس جگہ سوداگر ہین اور اپنے سلسلہ کے مبلغ ہین۔ حسن موسیٰ خان کے احوال سے ناظرین کسی قدر آگاہ ہون گے کیونکہ اخبار مین پہلے بھی ان کا ذکر آچکا ہے انہون نے بڑی ہمت سے حضرت مسیح موعود کے آخری پیام صلح مین سے منتخب فقرے لیکر ایک مناسب تمہید کے ساتھ وہان کے ایک مشہور سربرآوردہ انگریزی روزانہ اخبار بنام "دی ویسٹ اسٹریلیا" مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۰۸ء مین شائع کرایا ہے جس مین اونہون نے وہان کی پبلک پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعوے اور کام اور اس کی مخالفت اور آپ کی کامیابی کو مختصر طور پر بیان کیا ہے اور حضرت عیسےٰ کی وفات کے مسئلہ کو بھی بڑی خوبی سے لیا ہے اس اخبار کا وہ حصہ ہمارے پاس بھی آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دیوے اور اہنین نیک کامون مین مستعدی کے ساتھ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ یہ برادر مکرم کچھ عرصہ سے مرض ضیق النفس سے تکلیف میں ہین۔ امید ہے کہ احباب ان کے واسطے دعا فرمائینگے۔

ریویوز

کمنن الطغراء۔ ایک سو دس صفحے کی کتاب ہمارے پاس بغرض ریویو پہونچی ہے۔ یہ مولوی محمد رفیع رضوی علی نے بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نصر من اللہ و فتح قریب۔ و قل ہو اللہ احد وغیر ذالک آیات و احادیث و اقوال کو خط طغرا مین نہایت عمدگی سے مرتب کیا ہے۔ قیمت ۱۴

۲۔ **شرح چہل کاف**۔ یہ چہرہ عون کی ایک دعا ہے۔ جسے غوث الاعظم کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس مین چالیس کاف ہین۔ اس لئے اسے چہل کاف کہتے ہین مولانا نجم الغنی نے اس کی بہت عمدہ شرح لکھی ہے اور پھر اس دعا کے نقش تعویذ و فوائد وغیرہ بھی لکھے ہین۔ جن سے ہمین گو اتفاق نہ ہو لیکن ان مجاہین کے لئے بہت کچھ دلچسپی کا موجب ہین جو ایسی باتون کے معتقد ہین۔ حجم ۲۸ صفحہ قیمت ۲؍

۳۔ **احسن الاذکار فی مناقب غوث الابرار**
حجم ۲۰ صفحے۔ قیمت نامعلوم۔ نواب محمد علی خان صاحب رئیس رامپور کی تصنیف۔ افسوس مسلمان اکبر پرستی کے اپنے قائل ہین۔ کہ وہ جب کسی بزرگ کے سوانح لکھنے بیٹھتے ہین۔ تو بجائے اس کے کہ اس کے کیرکٹر کو دوسرون کے نمونہ پیش کرین ایسی باتین اسکی ذات سے منسوب کرتے ہین کہ جس سے وہ شخص بشریت کی حد سے نکل جاوے اس کتاب مین سید عبدالقادر جیلانیؒ کی کرامتین بھی کچھ عجیب قسم کی ہین۔ ۴۰ سال ایک وضو سے عشاء اور صبح کی نماز پڑھی۔ چڑیا نے شور مچایا تو آپ کو اس پر غصہ آیا اس کا سر کٹ کر نیچے آپڑا۔ خیر بعض باتین مفید بھی ہین۔ چھپوائی کاغذ عمدہ ہے۔ یہ تینون کتابین دفتر اخبار نیر اعظم مرادآباد سے ملینگی۔

۴۔ ایسٹ اینڈ ویسٹ خالق باری مصنفہ مولوی احمد الدین صاحب حجم صفحہ ۴۰ انگریزی کے ساتھ اردو ہندی فارسی معنے بھی موجود ہین اور انگریزی کے سپیل بھی لکھ دئے گئے ہین یہ رسالہ بہت سی زبانون کے ضروری الفاظ جاننے کے لئے بہت مفید ہے قیمت ۶

۵۔ ظلم پنجاب۔ ایک سو بیس صفحے کی کتاب جس مین عورتون کا حق وراثت آیات و احادیث سے مدلل طور پر ثابت کیا گیا ہے مختلف علماء کے فتاوی موجود ہین یہ کتاب وقف ہے۔ سلطان محمود نمبر ۱۲ لوہچیت پور روڈ کلکتہ سے طلب فرمائیے۔

نجد سے ایک خط

یہ خط شیخ نجد (نواح حجاز) ابن مسعود کی طرف سے ہمارے مکرم سید عبدالمحی عرب کے پاس آیا ہے۔ جس کا اصل معہ ترجمہ کے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ امید ہے ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔ اور دوسرے اخبار والے بھی اسپر غور کرینگے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الی جناب الاحشم جناب الشریف سیدنا السید محمد عبد المحی المحترم۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ ثم لا یخفی علی حضرتکم ان سلطنۃ الروم قد تبدلت فی ھذہ الایام الی مجلس الشوری وقام کل قطر من الاقطار یطلب ما یستحقہ لان المساوات بین الامۃ عین المواسات ونحن ایضا قد سررنا بذالک ولکن لما رأینا المادتین فی قوانینہم فقد حزنا وتکدرنا الاولی منہما انہم جعلوا لسان الکتاب الکریم ولسان النبی الرحیم وراء ظہورہم کانہم فی جانب والاسلام فی جانب۔ لانہم قالوا لابد للذی یدخل فی مجلس النواب ان یکون ماھرا فی لسان الترکی والثانیۃ۔ انہم شرطوا تعلیم لسان الترکی لازما فی مدارسہم وقد علمت ان ھذین المادتین من اکبر المصائب علی دیننا الاسلام لان النتیجۃ بینۃ وھی محو لسان العربی من صفحات العالم فلا یخفی علیک نحن الآن قد تمنا قیام رجل واحد علی طلب حقنا بل حق جمیع المسلمین الذین یدینون بدین الکتاب والسنۃ ولا یخفی علی جنابکم ایضا نحن لا نجبہم ولا نسلم حتی یجعلوا لسان العربی لازما فی جمیع المدارس والیضا یفرح والنا حجاز نا وعراقنا من حکومتہم ان کانوا اسلاما والا نشن علیہم الغارات ونخرجہم من المغارات اذلۃ صاغرین وانا بعون اللہ الجلیل مؤیدون منصورون لان دیننا دین اللہ ولساننا قد نزل بہ کتاب اللہ قال تعالیٰ ان الدین عند اللہ الاسلام وقال بلسان عربی مبین فیاسیدنا یحق جنابک المرسل ان تشیع ھذہ الاسطر فی جرائد اھل الھند لیعلم اخوننا المسلمون انا لسنا من المعتدین علی احد بل نطلب حقا یرید المخالف ضیاعہ وھذا الحق لیس لنا خاصۃ بل لجمیع اخواننا المسلمین لانہ اذا ضاع لسان العربی فقد یضیع الاسلام وبانی اللہ ذلک ما دام مت قرا ثم سیوفنا فی ایدینا وما دام اخواننا المسلمون یوازرونا ثم نخبرکم بکلمۃ اخری انا نعتقد فی دولۃ البریطانیۃ الانصاف فنحن نطلب منہا الانصاف فیما بیننا وبین الروم والسلام خیر ختام۔ ابن سعود شیخ نجد ۲۷ محرم ۱۳۲۷ھ

ترجمہ

آپ سے یہ بات مخفی نہین کہ سلطنت روم مین پارلیمنٹ قائم ہوگئی ہے اور ہر ایک صوبہ اپنے اپنے حقوق طلب کر رہا ہے کیونکہ حریت اور مساوات اس امر کی متقاضی ہے کہ ایک دوسرے کی ہمدردی اور حق رسانی ہو ہم کو بھی یہ صورت معاملات دیکھکر بہت خوشی حاصل ہوئی۔ مگر پارلیمنٹ کے قوانین مین دو باتین ایسی ہین جن سے ہم کو رنج پہونچا ہے اول تو یہ کہ انہون نے اس زبان کو جو کہ کتاب کریم اور نبی رحیم کی زبان ہے۔ کچھ اس طرح پس پشت ڈالدیا ہے۔ کہ گویا اسلام سے کوئی تعلق ہی نہین کیونکہ انہون نے اعلان کیا ہے کہ جو مجلس النواب (　　　) مین داخل ہوگا اس کے لئے زبان ترکی کا عالم ہونا ضروری ہے۔ دوم یہ کہ انہون نے اپنے مدارس مین ترکی زبان کی تعلیم کو لازمی قرار دیا ہے۔ اب آپ سمجھ سکتے ہین کہ یہ دو باتین دین اسلام کے لئے کم مضر نہین نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ اس طرح زبان عربی صفحہ ہستی سے ناپید ہو جائیگی۔ پس اب سب پر واضح رہے کہ ہم یک زبان ہو کر

انتخاب الجرائد

افغانستان کی ترقی - ۵۰ مدارس حبیبیہ یونیورسٹی سے ملحق ہو چکے ہیں۔

افغانستان میں لوہے۔ سیسہ۔ تانبے اور دوسری دھاتوں کی کانیں موجود ہیں۔ سنگ مرمر اور پتھر کی دوسری کانوں پر کام شروع ہو گیا ہے۔ لیکن سب سے زیادہ توجہ کوئلے کی کانوں پر ہے۔

زراعت۔ سوداس کو بھی ہز مجسٹی نے علاوہ آلات کشاورزی کو ذریعے سے ترقی دینے کا ارادہ کیا ہے!

افغانستان کے مختلف تجارتی مرکزوں کو ہندوستان کی سرحد سے پختہ سڑکوں کے ذریعے سے ملا دینا چاہتے ہیں۔ دریائے کابل پر ایک آہنی پل تیار ہو رہا ہے جو بہت جلد مکمل ہو جائیگا۔

ٹیلیفون کا سلسلہ جلال آباد (متصل سرحد ہندوستان) سے ہرات (متصل سلطنت ایران) تک قائم کیا گیا ہے۔ یہ سلسلہ مکمل ہو گیا ہے!

سردار مرزا غلام حیدر خان صاحب پوسٹ ماسٹر ڈاک خانہ امیریہ و ایجنٹ دولت خداداد مقیم پشاور شروع فروری میں تقریباً پچیس تیس لاکھ روپیہ لیکر اپنے آقائے نعمت کی خدمت میں بمقام جلال آباد حاضر ہوئے یہ روپیہ سردار ممدوح کو انگریزی خزانہ سے سالانہ امدادی رقم کے حساب میں وصول ہوا تھا۔

ترکی دستور کے بعد سے یمن میں اب پچھلے دنوں ایک فوجی مہم زیر کمان الیاس آفندی کلکٹر زبید و حاکم ضلع ۸۰۰ سپاہیوں کی قبیلہ زرنیخ کی شاخ بنو ادریس القربی کی سرکوبی پر مامور ہوئی ہے۔ قبیلہ زرنیخ کی مردم شماری پندرہ ہزار جوان ہے ان لوگوں نے ایک کاروان (۲۰۰) اونٹوں کا لوٹ لیا جو زبید کے تاجروں کا مال لے جا رہا تھا۔ الیاس آفندی نے پہلے قبیلہ کے شیوخ کو طلب کیا۔ اور انہیں مال مسروقہ واپس دینے کی فہمائش کی مگر جب غارت گر گروہ نے واپسی مال سے انکار کیا تو اس پر مہم روانہ کر دی ہے۔

دو ترکی جنگی جہازات۔ بحر احمر کے سواحل کی نگرانی پر مامور ہو گئے ہیں۔ یہ جہاز ملک یمن اور عرب میں خفیہ اسلحہ کی درآمد مسدود کرنے پر متعین ہیں۔ حال میں انہوں نے چند سنبک کشتیاں مشتبہ پا کر گھیر لیں اور ان کی تلاشی لینی چاہی۔ کشتیاں تلاشی پر راضی نہ ہوئی۔ تو عثمانی جنگی جہازات نے ان پر آتشبازی کی دو کشتیاں غرق کر دیں اور تین سالم گرفتار کر لیں۔ گرفتار شدہ کشتیوں پر دو ہزار بندوقیں اور ۲۵۰ بکس کارتوسوں کے ملے جو ضبط کر لئے گئے

فیضی پاشا سابق گورنر یمن اپنے عہدہ کا چارج حسن تحسین پاشا جدید گورنر کو دیکر صنعا سے حدیدہ آئے اور یہاں سے روانہ قسطنطنیہ ہو گئے ہیں۔

روضہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے آستانہ علیہ سے ۲۰ صندوق بیش قیمت پردوں اور شیشہ آلات کے براہ حجاز ریلوے ارسال کئے گئے ہیں یہ سامان دمشق پہنچ گیا تھا اور امید ہے کہ اب مدینہ منورہ پہنچ گیا ہوگا۔

باب عالی کو معلوم ہوا کہ صوبہ یانیا میں یونان کی مفسدہ انگیز انجمن خفیہ اسلحہ لاکر یونانی باشندوں کو تقسیم کرتی اور انہیں آمادہ فساد و بغاوت بنا رہی ہے اب تک بہت سی مقدار اسلحہ اور بارود کی آچکی ہے اور کئی مجرمانہ افعال بھی سرزد ہو چکے ہیں۔ حکومت نے چار پلٹنیں بری سپاہ کی بغرض حفظ امن اور دو جنگی جہازات حفاظت سواحل کے ارسال کر دئے ہیں۔

ہوانا میں تماکو سیگار اور کھانڈ پر محصول برآمد معاف کیا گیا کیونکہ خزانہ معمور ہے۔

نیویارک میں بلیک ہینڈ نام ایک مفسدانہ سازش کا پتہ لگایا گیا۔ اٹالین بدمعاش شامل ہیں۔

تمام برٹش انڈیا میں ۴۸ لاکھ طلبہ درج رجسٹر ہیں سرکاری خرچ ۵ کروڑ ۹۵ لاکھ سالانہ ہے۔

جمعرات کو لہراسہ میں دن دوپہر آگ لگی ایک میل تک پھیل گئی ۵۰۰ گھر جل کر راکھ ایک آدمی بھی کباب ہوا۔

پیرس میں تمام ملازمان پوسٹ آفس کا کام چھوڑ بیٹھے وہ رعائتیں چاہتے ہیں بہت ہرج ہو رہا ہے تیں لاکھ خطوط اور ایک لاکھ پیغامات تار برقی جمع ہو گئے جو تقسیم نہیں کئے گئے۔

مسٹر ڈیمس صاحب جوڈیشل کمشنر بلوچستان ہیں وہ لاہور میں جج چیفکورٹ مقرر کئے گئے۔

سرگودہا میں میلہ مانگ اسپان بخوف طاعون بحکم سرکار بند کر دیا گیا ہے۔

جمعرات گذشتہ کی شب کو بازار کوہاٹ میں نہایت سخت آگ لگی۔ کئی لاکھ روپیہ کا نقصان ہوا۔

پچھلے سنیچر کو ۳۰۰ ہندی مزدور جزیرہ فجی سے کلکتہ واپس آئے۔ ۲ لاکھ روپیہ نقد کما کر لائے۔

کابل میں امیر صاحب کے خلاف ایک خوفناک سازش قتل و انقلاب حکومت کی ظاہر ہوئی سنسنی عظیم پھیلی ہے۔ بی بی حلیمہ بھی اس سازش میں شامل سمجھی جاتی ہیں جو امیر صاحب کی سوتیلی والدہ ہیں۔ لیکن ناکام رہی۔ کابل اور جلال آباد میں بہت لوگ اس سازش میں گرفتار کئے گئے ہیں مزید حالات کا انتظار ہے۔

پنجاب و صوبہ سرحدی میں افیون کے داخلہ کا محصول چھ روپیہ فی سیر کے حساب سے لیا جاویگا۔

خلیج فارس میں ناجائز اسلحہ کی تجارت بند کرنے کو ماہ اپریل میں برسلز میں عالمگیر کانفرنس کریں گے۔

پیرس میں ڈاک اور تار کا کام بند رہنے سے قحط کا خوف بڑھ گیا ہے کاروبار میں ہرج عظیم ہے۔

پنجاب کی تین نہروں کے اجرا کیواسطے گورنمنٹ ہند اسی لاکھ روپیہ سالانہ دیتی ہے۔ جدید نہروں سے یہ غرض ہے کہ جہلم - چناب - راوی تین دریاؤں کے پانی کو مجتمع کر کے وسیع افتادہ رقبہ کو سرسبز و شاداب بنایا جاوے۔

رفعت پاشا سفیر پایہ تخت روس میں روسی وزیر خارجہ سے بلگیریا سے معاوضہ حاصل کرنے کا تصفیہ کر لیا۔ روس نے دیا تمام تاوان جو ۴۰ سال میں ادا ہونیوالا تھا ترکی کو چھوڑ دیا اور علاوہ ازیں ۵۰ لاکھ پونڈ ترکی کو اور ملیگا۔ اقرارنامہ پر بھی دستخط ہو گئے۔

بقول نووئے ورمیا گورنمنٹ ایران کی ۱۵۰۰ فیوجی فوج نے جلغہ سے کوچ کرتے ہوئے دس دیہات کو جلا دیا جنمیں سے چار دیہات میں روسی رعایا کے لوگ آباد تھے انہوں نے وہاں کے باشندوں کا قتل عام کیا حتے کہ عورتوں اور بچوں تک گولی ماردیں۔

امریکہ میں ایک مشین ایجاد ہوئی ہے جو ایک دن میں بیلگرا سیر کھہن سنگھاڑوں سے بناتی ہے۔ اضلاع متحدہ امریکہ میں اس کھہن کو لوگ بہت پسند کرتے ہیں کیونکہ یہ بہت پرورش کرنے والا ہے۔ سنگھاڑہ ہندوستان میں کثرت سے پیدا ہوتا ہے اور بڑی بہتات میں یوروپ کو بھیجا جاتا ہے جہاں اس کو بطور خوراک کے استعمال کرتے ہیں۔ آجکل کھہن اور گھی کی قلت اور خرابی کی شکائت یہاں عام طور پر کی جاتی ہے اس لئے اس نئی تجارت کی طرف توجہ دینا کچھ کم مفید ثابت نہ ہوگی۔

ہز ایکسلنسی لارڈ منٹو ماہ اپریل میں لاہور میں رونق افروز ہوں گے۔ ان کے استقبال کے لئے تیاریاں شروع ہو گئی ہیں۔

میونسپلٹی کی جنرل کمیٹی نے ایک خاص اجلاس میں یہ فیصلہ کیا کہ میونسپلٹی کی طرف سے ۵ ہزار روپیہ صرف کیا جاوے اور ایک چھوٹے سے صندوقچہ میں ایڈریس پیش کیا جاویگا اور سڑکوں کو آرائش اور

دفتر بدر قادیان و ار الامان سے طلب کریں

براہین احمدیہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سب سے پہلی تصنیف جس کے جواب میں دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر ہے اس کی کئی پیشگوئیاں اب پوری ہو رہی ہیں۔ قیمت ہے جلد صمہ۔ مجلد صہ۔

درثمین۔ حضرت اقدس کی جس قدر نظمیں ہیں انکا مجموعہ۔ مجلد ۸ر غیر مجلد ۶ر

شہادت القرآن۔ مولوی ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادت القرآن کا علمی و دندان شکن جواب۔ تازہ تصنیف قاضی اکمل صاحب۔ قیمت ۲ر

معیار اللہ المتقین۔ راستبازوں کی پہچان کے اصول مسیح موعودؑ کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ۳ر

ظہور المسیح۔ اکثر مخالف کتابوں کے اعتراضوں کے جوابات۔ وفات مسیح اور حضرت کے دعاوی کی نسبت کامل تشریح آیۃ استخلاف کی عجیب تفسیر کی گئی ہے۔ قیمت ۸ر

سر الشہادتین۔ مصنفہ فاضل امروہی مولوی محمد احسن صاحب۔ مولانا عبد اللطیف شہید کی پیشگوئی سورہ یٰسین سے۔ قیمت ار

القول الصحیح۔ اردو نظم میں مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت۔ قیمت ار

البرہان الصریح۔ پنجابی نظم میں۔ قیمت ۲ر

عصمت انبیاء۔ ان آیات کی صحیح تفسیر جن سے نادان انبیاء کا گنہگار ہونا سمجھتے ہیں۔ قیمت ۸ر

غلامی۔ اسلام میں غلامی کن معنوں میں جائز ہے۔ قیمت ۳ر

فتح الدین۔ پنجابی نظم۔ مدلل وفات مسیح میں۔ قیمت ۴ر

سورکہ سیدھ۔ مسیح موعود کی وفات پر جو اعتراض ہیں ان کے جواب قیمت ار

چشمہ مسیحی۔ حضرت اقدس کی تصنیف جو اور کہیں نہیں ملتی۔ قیمت ۳ر

قرآن شریف مترجم۔ از شاہ رفیع الدین جسکو سامنے رکھ کر درس قرآن شریف لکھا جاتا ہے۔ قیمت عہ

آئینہ صداقت۔ حضرت اقدس کی وفات پر نہایت عجیب رسالہ قیمت ۲ر

مبادی الصرف۔ صرف عربی زبان سیکھنے کے لئے مختصر و جامع رسالہ تصنیف امیر المومنین۔ قیمت ۲ر

جنگ مقدس۔ عبد اللہ آتھم کا حضرت اقدس سے مباحثہ۔ قیمت ۸ر

شری نہہ کلنک اوتار۔ حضرت مسیح موعود شری نہہ کلنک اوتار تھے اس کا ثبوت۔ قیمت ۸ر

کرشن لیلا۔ لیکھرام کی ہلاکت۔ قیمت ۸ر

سیر پرند۔ تمام شکار کے پرندوں کے صحیح معلومات کا ذریعہ با تصویر عہ بجائے عہ

اوامر و نواہی قرآنکریم جسمیں چار احادیث بھی شامل ہیں۔ مترجم سید عبد الحی کی تصنیف۔ پسندیدہ حضرت امیر المومنین۔ قیمت بجائے عہ بجائے ۸ر

عیسائی مذہب۔ عیسائیوں کی تردید میں اور مسیح کا صلیب سے بچکر

کشمیر جانا ثابت کیا ہے۔ قیمت ار

اسلام کی پہلی کتاب۔ تمام دعاوی مسیح موعود کا مدلل باحوالہ مجموعہ۔ قیمت ۴ر

معیار حق۔ سچے مذہب کی شناخت کے بارہ میں۔ قیمت ار

نظم مستورات وکامن الہ داد خان۔ نظم پنجابی کی شوق انگیز کتابیں۔ قیمت ہر ایک ۸ر

آیۃ الاستخلاف۔ شیعوں کا رد قرآنی آیات سے ایک نئی طرز میں قیمت ۲ر

ست سلاجیت گنگتی۔ مقوی اعضائے رئیسہ نہایت عمدہ مفرد دوائی۔ قیمت ایک تولہ ایک روپیہ۔ دو تولہ عا۔ پانچ تولہ (للعہ)

ہر ایک کاروباری انسان۔ صاحب جائیداد۔ رئیس۔ جج۔ مجسٹریٹ۔ رجسٹرار مصنف مورخ۔ ایڈیٹر۔ شاعر۔ وکیل۔ مختار۔ اکونٹنٹ۔ محاسب۔ مثلخوان مہاجن۔ ساہوکار۔ عرضی نویس۔ اپیل نویس۔ ایجنٹ۔ بیوپاری۔ پٹواری ٹھیکہ دار۔ نمبردار کی عمر بھر کی ہر روزہ کارآمد کے لئے ایک نایاب اور ضروری کتاب

تقویم عمری یعنی ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء تک

ایکسو پچیس برس کی جنتری

یہ بات آپکو اچھی طرح معلوم ہے کہ انسانی سوسائیٹی کے حقوق میں انصاف امن اور اعتدال قائم رکھنے کا مدار تاریخوں کے انتظام اور نگہداشت پر ہے آپ کو ذاتی تجربہ سے بھی معلوم ہوگا کہ حساب کتاب۔ بہی۔ کھاتے۔ وثیقے پرانے دستاویز۔ دعوی جواب دعوی۔ مورخانہ مضمون۔ تاریخیں اہل مقدمات اور گواہوں کے بیانات لکھنے اور انکی صحت اور عدم صحت کے متعلق صحیح رائے قائم کرنے اور پیدائش و موت اور دوسرے امور (جن کیساتھ حقوق اور تواریخ وابستہ ہیں) کے متعلق گذشتہ سالوں کی تاریخیں معلوم اور مطابق کرنیکی کسقدر ضرورت رہتی ہے اور متفرق طور پر پرانی جنتریوں کی تلاش میں کتنا وقت اور روپیہ خرچ ہوتا ہے اور کیسی کیسی دقتیں اور مشکلات پیش آتی ہیں۔ ان دقتوں کو رفع کرنے کے لئے اس کارخانہ نے بڑی محنت اور خرچ سے گذشتہ ایکسو پچیس برس کی مفصل جنتری طیار کر کے عمدہ کاغذ پر چھاپی ہے اس جنتری میں ۱۷۸۳ء سے ۱۹۰۷ء ۱۱۹۷ھ سے ۱۳۲۵ھ سنہ ۱۱۹۱ فصلی سے ۱۳۹۵ فصلی اور سمت ۱۸۳۹ بکرمی سے ۱۹۶۴ بکرمی تک کے تمام سنین مروجہ کی تاریخیں ایک دوسرے کے مقابل ایسے اسلوب سے لکھی ہیں کہ ہر ایک سال کی ہر ایک تاریخ اور اس کے مطابق دوسرے سنوں کی تاریخیں بہت آسانی سے دیکھی جاسکتی ہیں۔ اس عجیب و غریب جنتری کو جو ایک ضخیم کتاب بن گئی ہے بہت سے معزز حکام قانون پیشہ اصحاب رئیسوں اور تاجروں نے دیکھا اور پسند فرما کر خرید کیا اور اپنے دوستوں کو اس کی خریداری کے لئے تحریک کر کے بڑی خوشنودی ظاہر فرمائی ہے ہر ایک گھر۔ دفتر۔ کتبخانے دکان۔ کچہری اور کارخانے میں یہ جنتری بہت مفید ثابت ہوگی لہذا آپکی خدمت میں بھی التماس ہے کہ آپ بہت جلد اس کی خریداری کیلئے آرڈر

کریں باوجود اتنی بڑی خوبیوں کے قیمت صرف تین روپیہ (سے) ہے محصولڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر۔ خاکسار معراج الدین عمر۔ نولکھا۔ لاہور

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ

(مصدقہ حضرت خلیفۃ المسیح)

شاہی طبیب مولوی حکیم نور الدین صاحب کا مجربہ

خدا تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے آنکھیں بڑی نعمت ہیں اور آجکل کچھ ایسے اسباب پیدا ہوگئے ہیں کہ عام طور پر لوگ آنکھوں کی بیماریوں میں مبتلا ہیں یہاں تک کہ نوجوانوں کو دیکھو کہ وہ بھی عینک لگائے پھرتے ہیں اور ضعف نظر کی عام شکایت ہے میں نے بڑی محنت سے اصلی ممیرا جو امراض چشم کے لئے ایک مسلم مفید چیز ہے حاصل کیا اس کے اصلی ہونے کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تصدیق فرمائی حضرت مسیح موعودؑ کا خاندان طبی لحاظ سے بھی ایک ممتاز خاندان ہے اور اس لحاظ سے بھی آپ کی تصدیق بے نظیر ہے اور علاوہ بریں حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے جو مسلم شاہی طبیب ہیں ابھی تصدیق فرمائی کہ یہ اصلی ممیرا ہے ممیرا حاصل کرنے کے بعد میں نے حضرت حکیم صاحب ممدوح کے مجرب اور ہزارہا مریضان چشم پر آزمائے ہوئے سرمہ کے نسخے کو آپ کی ہدایت کے موافق ممیرے کے ساتھ ترکیب دیکر طیار کئے ہیں اور اب میں فائدہ عام کیلئے مشتہر کرتا ہوں اور چونکہ یہ تین مختلف نسخے ہیں اس لئے ہر ایک قسم کے سرمہ کی قیمت جدا جدا ہے۔ مریضان چشم اگر سرمہ طلب کرتے وقت اپنی بیماری کی تفصیل لکھ کر بھیجا کریں تو حضرت مولوی صاحب ممدوح سے مشورہ کر کے جو سرمہ اس کے لئے تجویز کریں گے وہ بھیجدیا جایا کریگا۔

قیمت ممیرا قسم اول عہ۔ قیمت ممیرا قسم دوم ستے فی تولہ جس کو اڑھائی روپیہ فی تولہ بیچتے ہیں۔ اگر اصلی ممیرا نہ ہو تو واپس کر کے قیمت لے لو۔

سرمہ قسم اول فی تولہ عہ۔ سرمہ قسم دوم عہ۔ قسم سوم عہ

علاوہ ازیں میرے پاس لنگی پشاوری ہر قسم ریشمی و زری و سیاہ و بادامی و ماشی و سفید ماشی زرد و سبز۔ قیمت عہ سے لیکر ۱۲ تک و ریشمی مشہدی افیسری ۱۲ سے ۲۰ تک و سوتی پشاوری ہر رنگ عہ سے عہ تک پلہ ریشمی و کلاہ کابلی ہر قسم و ہر رنگ۔ و پشک ٹسری جس کو لوگ ریشمی بھی کہتے ہیں۔ ۴ سے عہ تک میری پاس موجود ہیں۔ جو چیز پسند نہ ہو۔ معقول وجہ بیان کر کے خریدار کو واپس کرنیکا اختیار ہے۔ خرچ آمد و رفت بذمہ خریدار

المشتہر

احمد نور کابلی۔ مہاجر از قادیان دگورداس پور

۲۵ مارچ ۱۹۰۹ء

مردہ زندہ کرنیوالا روغن

دافعہ لاغری جی کیلئے بیرونی مالش سے ایک ہفتہ میں نامردی سے مردبنے کیلئے روغن طلاکی سیشی منگا کر استعمال کریں

جن آدمیوں نے بچپن کی ناجائز حرکتوں یا جوانی کی مستی میں اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا ستیاناس کیا ہوا ہو۔ اور تمام بیٹھے کمزور سست ہوکر لاغری۔ کجی وغیرہ پیدا ہوگئی ہو اُن کے لئے یہ طلا سنگ پارس کی طرح اکسیر اعظم ہے۔ اس روغن کی ایک شیشی کی ایک ہفتہ مالش سے تباہ شدہ رگوں۔ پٹھوں کی سستی۔ کمزوری۔ لاغری۔ کجی وغیرہ دور ہوکر آدمی پورا پورا طاقتور ہمیشہ کے لئے ہو جاتا ہے۔ ہزارہا آدمیوں پر تجربہ کیا ہے۔ مادرزاد نامردی کے سوا ہر قسم کی نامردی۔ سستی۔ کمزوری وغیرہ دور کرکے شرطیہ نامرد سے مرد اور مرد سے مرد بنا دیتا ہے۔ یہ روغن نامردوں کے لئے ہی نہیں بلکہ تندرست اچھے آدمی بھی ایک دفعہ استعمال کریں تو عمر بھر کبھی کمزور نہ ہونگے اور بڑھاپے میں بھی انکی قوت مردانگی جوانوں کی طرح رہیگی۔ یہ طلا تکلیف دینے والا نہیں۔ اسکے استعمال سے سوزش۔ پھنسی۔ آبلہ نہیں ہوتا۔ اور نہ پٹی باندھکر بیکار بیٹھنا پڑتا ہے۔ یہ طلا چالیس چیزوں کا روغن بذریعہ پتال جنتر تیار کیا جاتا ہے۔ اس لاثانی بے نظیر طلا کا دنیا بھر میں کوئی نظیر نہیں۔ اگر کسی اشتہاری حکیم کے پاس یہ طلا ہوتا تو وہ ضرور دس روپے قیمت سے کم پر فروخت نہ کرتا۔ مگر ہمارے ہاں اسوقت اس طلا کی ایک شیشی کی قیمت صرف دو روپے (عہ) اس طلا کی لاگت ہی لیجاتی ہے۔ محصولڈاک معاف جو صاحب اس طلا کے ہمراہ گولیاں منگائیں گے انکو گولیاں کا بھی محصولڈاک نہ دینا پڑیگا۔ **نوٹ**:۔ اس عجیب وغریب طلا کو جلدی منگالیویں۔ ورنہ پانچ روپے قیمت خرچ کرکے یہ طلا آپ کو منگانا پڑیگا۔ کیونکہ بیس ہزار آدمی کے صحتیاب ہونے کے بعد اس طلا کی قیمت پانچ روپے مقرر کردی جاویگی۔ طلا منگانے کے لئے ذیل کے پتہ پر خط لکھیئے +

شرم سنگھ ایس ڈبلیو شہر سیالکوٹ

ایک سو روپیہ انعام

جو اشتہار سنیاسی صاحب کی عطیہ گولیوں کا دوسری طرف درج ہے۔ اُن گولیوں سے عرصہ پندرہ سال ہیں کئی ہزار لاعلاج آدمی صحت پا چکے ہیں اور بہت سے نئے گاہک جو آجکل کے اشتہاروں سے ڈرے ہوئے ہمارے اشتہار کو بھی قابل اعتبار نہ جانکر یہ گولیاں یا طلا نہ منگاویں وہ ہمارے پاس آکر شرطیہ ہماری گولیاں یا طلا استعمال کریں فائدہ ہونے پر یکصد روپیہ انعام مریض سے ہم لینگے۔ اگر مریض کو نہ فائدہ ہوگا تو یکصد روپیہ حرجانہ ہم مریض کو دینگے۔ یہ دعوے اپنی صداقت اور دوائی کے قابل تعریف پرتاثیر لاثانی ہونے کے کیا جاتا ہے۔ اسپر بھی جسکو اعتبار نہ آئے وہ ہندو ہندو اور مسلمان مسلمان ہی نہیں +

ایک ہزار روپیہ انعام کا چیلنج

ہماری گولیوں کے عرصہ پندرہ سال سے اشتہار چھپتے دیکھ کر اور ان لاثانی گولیوں کی عالمگیر شہرت اور حد سے زیادہ عزت و بکری سنکر آجکل بعض دھوکہ باز آدمیوں نے ہمارے اس سچے اشتہار کی نقل کرکے بالکل جھوٹے اشتہار فرضی سنیاسیوں کی دوائی کے چھپوانے شروع کر دئے ہیں۔ اور بعض اشتہاری حکیموں نے ہمارے اشتہار سے کئی فقرے لیکر اپنے اشتہاروں میں درج کر لئے ہیں اور ملک کے ہر ایک کوچہ سے آجکل دیکھا دیکھی مختلف رنگوں میں کئی طرح کے اشتہار اسی صفائی کے نکل رہے ہیں ہمارے پاس روزانہ بیسیوں خط آتے ہیں کہ فلاں اشتہاری سے قوت کی دوائی منگوائی۔ لیکر روپیہ بیجا فائدہ کے نقصان ہوا۔ افسوس آجکل دھوکہ باز اشتہاری طبیبوں نے دنیا کو سخت دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ پبلک کو نقلی و جعلی دوائیوں کے اشتہاروں سے بچنا چاہئے۔ اور ہم ان جملہ اشتہاری حکیموں کو ڈنکے کی چوٹ یہ نوٹس دیتے ہیں کہ جس شخص کو اپنی دوائی پر سب سے زیادہ بھروسہ ہے وہ مرد میدان بنکر ہمارے مقابلہ پر آکر چند لاعلاج مریض نامردی والوں کا معالجہ کرے اور فیصلہ کے لئے وہ خود مریض اور چند معتبر آدمی بطور منصف مقرر کئے جاویں۔ جسکی دوائی بے اثر ثابت ہو اس سے ایک ہزار روپیہ بطور تاوان وصول کرکے اس شخص کو دیا جاوے جسکی دوائی اکسیر نامردی و سستی کے لئے تیر بہدف ثابت ہو اور پبلک میں مشتہر کرکے سچے جھوٹے اشتہاروں کی قلعی کھولی جاوے +

شرم سنگھ ایس ڈبلیو شہر سیالکوٹ

ضمیمہ اخبار بدر قادیان
۲۵ مارچ ۱۹۰۹ء
ب
ایک سنیاسی صاحب کی کرامات
میرا ایک حقیقی عزیز عرصہ چار سال سے نامردی کی بیماری میں مبتلا تھا۔ میں نے سینکڑوں دوائیاں یونانی و انگریزی تیار کر کے استعمال کیں۔ اور بھی تمام ملک کے بعض بڑے بڑے اشتہاری حکیموں و ڈاکٹروں سے کئی قسم کے روغن و گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ اور بہت سا روپیہ خرچ
کیا۔ مگر کسی دوائی سے بھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر اتفاق سے ایک سنیاسی صاحب مجھ کو ملے۔ جنہوں نے کمال خوشی سے رحم فرما کر اور میرے پاس رہ کر ایک عجیب
گولیاں تیار کروا کر استعمال کروائیں۔ ان چالیس گولیوں کے کھانے سے بیس دن میں تمام بیماری اُسکی جاتی رہی اور بہمہ وجوہ تندرست ہو گیا۔ ان مفید التحلائق
گولیوں کو پوشیدہ رکھنا نامناسب سمجھ کر پبلک کے لئے یہ اشتہار چھپوا دیا ہے کہ کسی شخص کو خواہ کیسی بیماری نامردی یا سستی وغیرہ خواہ کسی وجہ سے پیدا ہوئی ہو تو ان
گولیوں کو منگا کر اپنی بیماری کو رفع کرے۔ ان گولیوں کے استعمال سے جوانی و بچپن کی تمام پیدا شدہ خرابیاں نامردی و سستی۔ جریان۔ ضعف باہ۔ ضعف مثانہ۔ سرعت
وغیرہ دور ہو کر مادہ تولید پیدا ہوتا ہے۔ خواہ کیسا ہی گیا گذرا مریض لاعلاج ہو بیس دن میں نامرد سے مرد اور مرد سے جوانمرد تمام عمر کے لئے بنجاتا ہے۔ بلکہ بوڑھا آدمی
بھی لوہے کی لاٹھ کی طرح طاقتور ہو جاتا ہے اور تندرست جوان کی قوت بھی انکے استعمال سے آگے سے دُگنی ہو جاتی ہے۔ ان گولیوں سے قوت مردمی ہمیشہ مستقل
رہتی ہے۔ ان کا اثر عارضی نہیں۔ ان گولیوں کے برابر مقوی اور طاقتور زود اثر دوائی پچاس روپے خرچ کرنے پر بھی اور کسی جگہ سے بھی آپ کو نہیں مل سکیگی۔ ان گولیوں
سے ہزاروں لاعلاج آدمی نامردی و سستی کی بیماری والے نامرد سے مرد پورے کامیاب لوہے کی لاٹھ کی طرح طاقتور ہوگئے ہیں۔ ہمارا دعوےٰ ہے کہ تمام ملک میں کسی
اشتہاری حکیم یا ڈاکٹر کے پاس ایسی اکسیر اعظم مجرب دوائی نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانے والی نہ ہوگی۔ ان گولیوں کا پارسل جس جگہ ایک بھی پہنچتا ہے اُنکے فائدے
کی شہرت سُنکر سینکڑوں آدمی منگانے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ ان گولیوں کو بڑے بڑے نامی گرامی ڈاکٹروں، حکیموں، رئیسوں۔ اور عام لوگوں نے بار بار آزما کر ہزارہا سرٹیفکیٹ
آپسے آپ ان گولیوں کے پُرتاثیر اکسیر اعظم ہونے کے بھیجے ہیں۔ جو صاحب یہ گولیاں استعمال کریں گے۔ وہ ضرور قوت مردمی کا خزانہ عمر بھر کے لئے حاصل کرینگے
جو صاحب میری اس سچی تحریر کو آجکل کے اشتہاروں کی طرح ناقابل اعتبار جانکر یہ گولیاں نہیں منگائیں گے وہ سراسر غلطی میں رہینگے۔ ہم نے یہ اشتہار آجکل
کے بعض اشتہاری حکیموں کی طرح مبالغہ آمیز یعنی طمع کے لئے جھوٹ لکھ کر ناجائز طریق سے روپیہ کمانے کی غرض سے نہیں چھپوایا۔ اکثر آجکل لوگ دواؤں کے
اشتہاروں کو قابل اعتبار نہیں سمجھتے۔ مگر خیال کرنا چاہئے۔ کہ سچی چیز کو بھی عام لوگوں میں ظاہر کرنے کا بغیر اشتہار کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ اس
واسطے ہر ایک صاحب کو بلاشک یہ تحفہ لاثانی گولیاں منگا کر فائدہ اٹھانا چاہئے۔ یہ گولیاں ہر ایک موسم میں استعمال ہو سکتی ہیں۔ یہ گولیاں معہ کاغذ
ترکیب استعمال لکڑی کے چھوٹے سے بکس میں بند کر کے بھیجی جاتی ہیں +
قیمت
ان چالیس گولیوں کی ایک روپیہ چار آنہ (۱عہ) ان گولیوں کی لاگت ہی حسب الارشاد سنیاسی صاحب کے لیجاتی ہے
اور محصولڈاک چالیس گولیوں سے لیکر پانچ روپے کی گولیوں تک چار آنہ لگے گا جو بذمہ خریدار ہوگا +
تمام خطوط ہمارے نام مندرجہ ذیل پتہ پر
آنے چاہئیں :-
سدرشن سنگھ ایس ڈبلیو شہر سیالکوٹ (پنجاب)
Digitized by Khilafat Library

حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب کے فرمائے ہوئے روزانہ درس قرآن شریف کے نوٹ

سورۃ البقرۃ

(پارہ دوم)

(رکوع نمبر اوّل)

سیقول السفہاء ۔ یہ بڑی یاد رکھنے والی بات ہے کہ عیب چینی بہت بُری بات ہے۔ میں چھوٹا بچہ تھا۔ تو ایک کتاب میں نے پڑھی جس کا نام دل بہلاؤ تھا اس میں سے دو کہانیاں مجھے یاد ہیں ایک یہ کہ حضرت مسیح کہیں جا رہے تھے آپ نے ایک مُردہ کُتّا دیکھا تو کسی نے کہا کہ دیکھئے کیا خراب شکل ہے آپ نے فرمایا اس کے دانت بہت خوبصورت ہیں کتاب والا اس کہانی سے یہ عمدہ نتیجہ نکالتا ہے کہ اچھے آدمی خوبیوں کی طرف نظر رکھتے ہیں مگر بُرے جنھیں میں بدقسمت کہوں گا۔ نکتہ چینیوں کی طرف جاتے ہیں پھر ایک اور کہانی لکھی ہے کہ ایک سور آتا تھا مسیح دیوار کی طرف ہو گئے اور کہا کہ آپ سلامتی سے نکل جاویں۔ کسی نے کہا کہ ایک سور سے ایسا ادب۔ فرمایا۔ میں زبان کو درست رکھتا ہوں۔

تین قومیں دنیا میں ہیں۔ ایک عیسائی۔ انہوں نے تمام انبیاء کے معاصی کو بیان کر کے گناہ گار کیا ہے معصوم نبی کے نام سے جو رسالے نکلتے رہتے ہیں ان میں مقدس لوگوں کی اس قدر عیب چینیاں ہوتی ہیں کہ اون کو دیکھ دیکھ کر ہماری کتابوں میں بھی بدگمانیاں پھیل گئی ہیں اس کا نتیجہ دیکھو کہ خود یہ قوم فسق و فجور میں مُبتلا ہو گئی۔ جتنے کہ شریعت کے قانون کا نام لعنت رکھا ہے اور زنا کوئی جُرم ہی نہیں۔ دوم ۔ بدقسمتی سے مسلمانوں میں چند شریر النفس لوگوں نے دنیا کے لئے دین کا جھوٹا پیرایہ اختیار کر کے غلط فہمیاں پھیلائیں۔ اور مومنوں کے دو فریقوں میں سے ایک کی عیب چینی کر کے ان میں فساد ڈلوایا یہ لوگ تمام صحابہ ۔ تابعین ۔ ازواج النبی کو فاسق فاجر ۔ ظالم ۔ کافر کہتے ہیں۔ جیسے کہ ان کے ایک مفسر نے لکھا ہے۔ آدم سے لے کر اینندم تک کوئی گناہ نہیں جس کا مرتکب عمر نہیں اور دوسرے بدبخت تمام اہلبیت پر تبرا کرتے ہیں۔

تیسری قوم آریہ کی ہے ۔ ان کی نظر بھی عیب ہی پر پڑتی ہے اپنی خوبی کے اظہار کا کوئی ذریعہ نہیں۔ ہاں دوسرے مقدسوں کو گالیاں سُنتے ہیں اسکی سزا انہیں یہ ملی کہ خود نیوگ کا مسئلہ ان میں جاری ہوا۔ جو فسق و فجور کی جڑ ہے۔

یہ تین قومیں میں نے دیکھی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ کی قسم کہ انہوں نے اس بدگوئی کا نتیجہ نیک نہیں اُٹھایا۔ اب میں دیکھتا ہوں کہ بہتیرے لوگوں کو عیب شماری کا شوق ہے مگر میں سچ کہتا ہوں ۔ اور اپنے مشاہدے سے کہتا ہوں کہ جو دوسرے کی عیب از راہ تحقیر نکالتا ہے وہ مرتا نہیں جب تک خود اس عیب میں مُبتلا نہ ہو جائے اس رکوع میں بھی ایسے ہی لوگوں کا ذکر ہے۔

سفہاء ۔ جمع سفیہ ۔ ثوب سفیہ ۔ وہ ردی کپڑا جو بہت ہی خراب ہو ۔ سفیہ کہتے ہیں اس شخص جو دینی و دنیوی عقل عمدہ نہ رکھتا ہو ۔ قرآن کریم میں ہے۔

لا تؤتوا السفہاء اموالکم۔ یہ کام سفہاء کا ہے کہ دوسرے کی عیب شماری کرتے رہیں اور ہر وقت اعتراض ہی کرتے رہیں۔

ما ولّٰہم ۔ کس چیز نے ہٹا دیا ان کو۔

کذٰلک ۔ بسبب ایسی ہی باتوں کے ۔ اسی لئے اپنی تدبیروں سے یہاں کذٰلک کے یہی معنے ہیں۔

اُمّۃ وسطاً ۔ اعلےٰ درجہ کے لوگ۔

شہداء ۔ نگران

لنعلم ۔ تاہم دیکھیں

ممّن ۔ ان لوگوں سے الگ کر کے

ایمانکم ۔ تمہاری نمازوں کو

حضرت نبی کریم (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) مکہ معظمہ میں تھے اس وقت بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے۔ ہر قوم میں ایک نہ ایک مسئلہ بہت عزیز ہوتا ہے اور اس پر سب قوم متفق ہوتی ہے۔ دیکھو ۔ ہندوؤں میں ان میں ۔ جھوٹ فریب ۔ دغا ۔ زنا ۔ شراب سب کچھ ہے مگر ایک مسئلہ ہے ان میں قومیت کا کہ برہمن کھتریوں سے بیاہ نہ کرے ۔ کھتری شودروں سے الگ رہیں۔ اس مسئلے کے کوئی خلاف نہیں کرتے۔

ایک مسلمان جھوٹ بولے ۔ چوری کرے ۔ دغا دے ۔ حرامخوری سے مال جمع کرے سب کچھ کرے مگر مسلمان ہی سمجھا جاتا ہے لیکن اگر کوئی مسلمان سور کھا لے ۔ تو میں نہیں سمجھتا کہ اسے کوئی مسلمان سمجھے ۔ حالانکہ دوسری حرام چیزوں کے مرتکب ہونے سے ایسا نہیں سمجھا جاتا۔

اسی طرح عرب والوں میں ایک مسئلہ تھا اور وہ مکہ معظمہ کی تعظیم کا تھا وہ ہر بدی کا ارتکاب کر لیتے تھے مگر کبھی مکہ پر چڑھائی نہ کرتے ۔ چڑھائی تو درکنار اس کے حدود میں شکار نہ کرتے کوئی پناہ لیتا تو پھر اس سے تعرض نہ کرتے ۔ قرآن کریم میں اسی لئے اطعمہم من جوع وآمنہم من خوف اور یتخطف الناس من حولہم فرمایا یہاں تک ادب تھا کہ مکہ میں آمد و رفت کے موقعوں تمام جنگ موقوف ہو جاتے تھے۔ ایسے موقعہ پر اللہ نے دل میں ڈالا کہ مکہ قبلہ ہونا چاہیئے ۔ مگر چونکہ وہاں بُت پرستی تھی اور یہ وہیں محض توحید تھا اس لئے پہلے اجازت نہیں ملی ۔ پھر جب مدینہ

میں گئے۔ تو وہاں یہودی بیت المقدس کی تعظیم کرتے تھے اس وقت ارشاد باری تعالیٰ ہوا۔ کہ مکہ ... کو قبلہ بنایا ہے تا معلوم ہو کہ من یتبع الرسول۔

تقلب وجہک فی السماء۔ تیری توجہ اس بات کی طرف کہ آسمان سے وحی نازل ہو اور آخری قبلہ ٹھہرے۔

بکل آیۃ۔ ۲۱ باب پیدائش۔ یسعیاہ ۴۲-۴۵-۶۰ بیت اللہ کے اعزاز کی بہت سی پیشگوئیاں ہیں۔ جو مکہ کے متعلق ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم خواہ کس قدر آیات پیش کرو یہ مانینگے نہیں تیری کیا مانیں جو ان میں اپنا اتفاق نہیں۔

یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم۔ انسان بیٹے کو پہچانتا ہے اور اسے اپنا بیٹا مانتا ہے حالانکہ اگر شک کرنے لگے۔ تو پھر مشکلات کا سامنا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ اس کے نطفے سے نہ ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اتنی حد تک تو ہم سمجھا چکے ہیں کہ جتنی حد تک بیٹے کے لئے ثبوت درکار ہے اور اگر شک کرنے لگے۔ تو پھر کئی شبہات ہیں۔

۳۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۲)

ولکل وجہۃ ھو مولیھا۔ توجہ دو طرح کی ہے۔ ایک یہ کہ کسی طرف کو موہنہ کرنا دوسرے یہ کہ کسی کی پرستش کرنا۔

ایک شخص نے اعتراض کیا کہ مسلمان سنگ اسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ میں نے کہا کیا تم کسی کے بوسہ لینے کو پرستش سمجھتے ہو؟ پھر اس نے کہا کہ تم قبلہ کی طرف منہ جو کرتے ہو میں نے کہا کہ تم میری طرف موہنہ کرکے کھڑے ہو گیا یہ پرستش ہے پھر نماز کے تمام ارکانوں کی طرف خیال کرو۔ کعبہ کی طرف منہ نہیں رہتا بلکہ رکوع میں زمین کی طرف ہوتا ہے دائیں بائیں بھی موہنہ ہوتا ہے پس کسی کی طرف موہنہ کرنا اور بات ہے اور پرستش کرنا اور بات۔ پھر یہ کہ مکہ معظمہ کی نسبت نہ کوئی خواہش ہے نہ کوئی درخواست مکہ معظمہ سے ہوتی ہے نہ کوئی اس سے التجا کرتے ہیں۔ ان حضرت نبی کریم ؐ کے روضہ مقدسہ کیطرف موہنہ کرکے نماز پڑھتے ہیں لوگ یہ خیال کر سکتے تھے کہ یہ نبی کی پرستش کرتے ہیں مگر جو لوگ مکہ کے درمیان ہوتے ہیں ان کی اور خصوصاً حنفی مصلی والوں کی تو مدینہ کی طرف پیٹھ ہوتی ہے۔

انسان کی ایک روح ہوتی ہے روح کا آگا پیچھا دایاں بایاں کچھ نظر نہیں آسکتا پس جو عبادت روح سے متعلق ہے اس کے ساتھ جہات کو کوئی تعلق نہیں مگر جسم میں چونکہ جہات ہیں اس لئے اس کے لیے عبادت میں بھی ایک جہت کی ضرورت تھی توجہ الی القبلہ سے یہی مقصود ہے کہ مسلمان اپنی عبادت میں خدا تعالیٰ کے فرمان کی پابندی کرکے پورے موحد اور فرمانبردار ہونے کا ثبوت دیتا ہے کہ میری اپنی کوئی خواہش نہیں دیکھتے کہ تیرے حضور کھڑا ہونے میں بھی، پھر یہ کہ مسلمان اس لئے اس طرف منہ کرتے ہیں کہ حکم مکہ سے صادر ہوا۔ اس لئے اسی طرف توجہ کرتے ہیں۔ پھر یہ کہ یکجہتی بڑی اچھی چیز ہے کوئی کسی طرف کوئی کسی طرف منہ کر لیتا تو یہ بات اچھی نہ ہوتی۔ بلکہ یہ امر افتراق کا موجب ہو جاتا۔ عبادت کے لئے ایک نہ ایک جہت ضرور اختیار کرنی پڑتی ہے جنہوں نے خدا تعالیٰ کے حکم کو چھوڑا ان کو پتھروں اور درختوں کی پرستش کرنی پڑی ہے ہندوں میں ایک فرقہ ہے جو لنگ پوجا کرتے ہیں۔ دوسرا گروہ جلہری کی پوجا کرتا ہے ایک ہندو رئیس نے ایک مندر بنایا اور اس میں تین لاکھ لنگ اور تین لاکھ جلہری کی مورتیں بنا کر رکھیں کیسا تعجب ہے۔

این ما تکونوا یات بکم اللہ جمیعا۔ جہاں کہیں تم ہوگے اسی طرف منہ کروگے تو پھر گویا تم سب کو اکٹھا کیا۔ شاہ عبد العزیز صاحب نے جو ہمارے شیخ المشائخ ہیں۔ ایک دلچسپ نکتہ لکھا ہے۔ کہ خداوند کریم نے مکہ معظمہ ہمارا جائے توجہ بنایا۔ کعبہ میں چار مصلے ہیں۔ حنفی لوگ کہتے ہیں (جن کا مصلے شمالی جانب ہے) کہ ہم اسی طرف اور اسی طرز سے نماز پڑھتے ہیں جس طرف سے رسول کریم نے پڑھی یعنے ہماری پیٹھ بھی اسی طرف رہتی ہے جدھر رسول کریم ؐ کی۔ شافعی کہتے ہیں۔ کہ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی کی تعمیل ہم ہی کر رہے ہیں کیونکہ ہمارا مصلے اس کے قریب ہے۔ حنبلی کہتے ہیں۔ ہمارا مصلی سنگ اسود کے قریب ہے۔ مالکی۔ ان سب کی تردید کرتے ہیں مگر تاہم ان سب کی توجہ تو ایک ہی طرف ہے۔ وما اللہ بغافل عما تعملون میں غالباً انہی چار مصلوں کی نسبت پیشگوئی تھی

المسجد الحرام۔ بعض ملکوں میں جب کسی غیر ملک کے لفظ جاتے ہیں تو ان کے معنے ہی بدل جاتے ہیں۔ چنانچہ یہ حرام کا لفظ ہے۔ یہ ہمارے ملک میں برے معنوں میں استعمال ہوتا ہے حالانکہ عربی زبان میں حرام بڑی عزت کے لئے استعمال ہوتا ہے ایک کمپنی نے مسجد بنوائی ایک ظریف نے اس کی تاریخ نکالی۔ بیت الحرام یہ بہت بری بات ہے۔ کہ اچھے لفظوں کو برے معنے میں لایا جاوے۔

حجۃ۔ الزام یہ ہے کہ تم ابراہیمی ملت کے مدعی اور توجہ کعبہ کی طرف نہیں کرتے

واخشونی۔ یہ بہت ضروری نصیحت ہے۔ کہ کسی سے ڈر کے گناہ کا ارتکاب نہ کرو ڈرو تو ایک اللہ کا۔

یزکیکم۔ وہ اس کوشش میں ہے کہ تم میں سے ایک مزکی گروہ پیدا ہو جائے

الحکمۃ۔ پکی باتیں۔

واشکروالی۔ دوسرے مقام پر فرمایا ہے۔ ولئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔

۴۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۳)

استعینوا بالصبر والصلوٰۃ۔ جہاں تک میں نے تجربہ کیا ہے۔ دکھوں رنجوں۔ مصیبتوں وغیرہا مسائل کے صاف کرنے میں اور پیش آمدہ امور کے متعلق فیصلہ دینے میں اللہ جل شانہ نے جو راہ انسان کو دکھائی ہے۔ اس سے بہت کم لوگ کام لیتے ہیں۔ چنانچہ ایک راہ کا یہاں ذکر ہے۔

فرماتا ہے او لوگو! جو ایمان لا چکے ہو استعانت کرو تو اللہ سے اور وہ بھی صبر و صلوٰۃ سے۔ صبر سے مراد ہے روزہ اور بدیوں سے بچنا اور صلوٰۃ سے مراد ہے دعا ہر ایک تم میں سے اس بات پر غور کرے کہ لوگ اپنے مقصود کے پورا کرنے کے لئے

باریک در باریک فکر کرتے ہیں یہاں تک کہ مین نے بعض لوگون کو دیکھا ہے کہ وہ رستہ مین انگلی او پر اُدھر گھماتے جاتے ہین کہ ہم یہ کرینگے وہ کرین گے ۔ مگر یہ طریق جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بدیون سے بچکر روزہ رکھکر جناب آلہی مین خشوع و خضوع سے دعا کرین اس طریق پر انبیاء کے سوا دوسرے لوگ کم چلتے ہین۔

ان اللہ مع الصابرین ۔ ایسے لوگ جو صبر سے اور دعا سے استعانت کرتے ہین ان کے ساتھ ہم ہو جاتے ہین۔

مین نے مشکل سے مشکل امور مین اس طریق کا تجربہ کیا اور مین شہادت دیتا ہون ۔ کہ

لم اکن بدعائك رب شقياً

افسوس کہ مسلمانون کے پاس ایسا عمدہ نسخہ ہو اور پھر بھی وہ ناکام رہین ۔ کسی کو بیبیون کی نسبت شکایت کسی کو قرض کی نسبت کسی کو عدم ترقی کا شکوہ ۔ یہ سب کچھ کیون ہے؟ اس لئے کہ استعانت کا یہ طرز چھوڑ دیا ۔ جب سلطنت اسلام موجود تھی تو اس وقت کی حالت کو ایک شخص کا نقشہ کھینچتا ہے

شب چو عقد نماز بر بندم ✤ چہ خورد بامداد و فرزندم

اس وقت کا یہ حال ہے تو آج جو کچھ ہو تھوڑا ہے ۔ دنیا طلبی نے لوگون کو پریشان کر رکھا ہے ایک مسلمان بادشاہ دہلی سے ملتان جاتا تھا ۔ خواجہ فریدالدین سے اس کے وزیر کو عقیدت تھی اپنے پیر و مرشد کے آگے کچھ نقد روپیہ اور کچھ کاغذ رکھے نقد روپیہ تو خواجہ صاحب نے لے لیا اور کاغذون کی نسبت پوچھا یہ کیا ہے اس نے کہا یہ دس گاؤن بطور جاگیر پیش کرتا ہون تا لنگرخانہ وغیرہ کے خرچ مین کوئی دقت پیش نہ آئے ۔ فرمایا اس کو اٹھالو ۔ حدیث مین آیا ہے ۔ کہ جس قوم مین زمینداری کا سامان آجائے وہ ذلیل ہو جاتی ہے۔

قرآن شریف نے استنباط فرمایا ہے جہان یہودیون کا واقعہ بیان فرمایا ۔ کہ اہبطو امصراً فان لکم ماسئلتم اور پھر ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ ۔ پھر کہتے ہین کہ ایک شخص آیا اور تنگی معیشت کا ذکر کیا ۔ کہ اتنے روپیہ کے سوا میرے پاس کچھ نہین ۔ ہنس کر کہنے لگے کہ میرے گھر ساری عمر مین اتنا کبھی جمع نہین ہوا۔

یہ عجیب کیمیا ان کے پاس موجود تھی ۔ اہل اللہ لوگ اپنی خواہشین بہت مختصر رکھتے ہین اور پھر انہین حصول مطالب کا ایک گر آتا ہے اور وہ گر یہی ہے ۔ جو اوپر بیان ہوا۔

اموات ۔ جو لوگ خدا کی راہ مین مقابلہ کرتے ہین اور اس حالت مین فوت ہو گئے یہ مت کہو کہ وہ اپنی عمرین برباد کر گئے ۔ وہ عمرین برباد نہین ہوئین ان کے اعمال غیر منقطع ہین اس لئے انہون نے حیات جاوید پائی۔

لنبلونکم ۔ اس کے معنے ہین ضرور ضرور ہمین اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم تمہین انعام دینا چاہتے ہین ۔ مگر کچھ تھوڑا سا خوف دیکر

خوف ۔ صوفی کہتے ہین آلہی خوف ۔ فقہاء کے نزدیک یہ معنے ہین کہ اکل حرام سے خوف اور شافعی کہتے ہین ۔ جہاد کی تکالیف کا خوف۔

جوع ۔ اس کی بھی تین صورتین ہین ۔ (۱) روزہ (۲) مال حرام ملتا ہے تو نہ لے اور اگر اس کے لینے سے فاقہ آتا ہو تو اس فاقہ کو مقدم کر کے اسے برداشت کرے (۳) بعض وقت اپنے پیٹ کو خالی رکھکر دینی امور مین امداد دے۔

نقص من الاموال ۔ مالون کی کمی کی بھی کئی صورتین ہین (۱) اللہ کی راہ مین خرچ کیا (۲) رشوت ۔ حرامزدگی ۔ باطل سے مال ملتا ہے اُسے نہ لیا ۔ غرض نقص من الاموال ہوتا ہے زکوٰۃ دینے سے ۔ حرام سے بچنے سے یا کسی آلہی حکمت کی ماتحت کسی چیز کے قبضہ سے نکل جانے سے۔

والانفس ۔ جانون کو خدا کی راہ مین خرچ کرنا۔

الثمرات ۔ پھلون کی زکوٰۃ ۔ اور اس سے مراد اولاد بھی ہے۔

انا للہ ۔ ایک شخص کا کوئی بہت پیارا مر گیا وہ بہت مضطرب تھا ایک دوست نے اسے آکر ایک کہانی سنائی کہ ایک شخص نے کسی کے پاس جواہرات امانت رکھے تھوڑے دن بعد جب وہ واپس لینے کو آیا ۔ تو اس نے رونا ۔ چیخنا ۔ چلانا شروع کر دیا ۔ اس پر وہ شخص بولا جس کا بہت پیارا مر گیا تھا ۔ کہ پھر تو وہ بڑا ہی بے وقوف تھا جو امانت کو واپس دیتے ہوئے روتا ہے ۔ جب اس کے منہ سے یہ بات نکلی تو اس کے دوست نے کہا آپ اپنی طرف نگاہ کرین ۔ لڑکے بھی آپکے خدا کی امانت تھے ۔ اگر خدا نے واپس لے لئے تو پھر جزع فزع کا کیا مقام ہے۔

انا الیہ راجعون ۔ یعنے اگر خدا باوجود اس کا مالک اس کا بادشاہ اور اس کا خالق و رب ہونے کے کوئی چیز لے لیتا ہے ۔ تو غم کی بات نہین کیونکہ ہم نے بھی اسی کے حضور جانا ہے اور وہان جا کر اس کا نعم البدل پانا ہے بلکہ اسی دنیا مین ہی میرے نو لڑکے لڑکیان مر چکے ہین ۔ ہر ایک کے مرنے پر مین نے یہی خیال کیا ہے کہ آخر ایک دن ہم نے جدا ہونا تھا یا مین نے مرنا تھا ۔ یا ان مین سے کسی نے ۔ بہرحال خدا کے پاس جا کر پھر جمع ہونا تھا ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے اور بہت اولاد دیدی والحمدللہ

اولئك علیہم صلوٰۃ ۔ صلوات کہتے ہین کہ بدی کا اثر اور سزا جس بات پر مرتب نہ ہو ان خاصہ عنایات کا نام صلوات ہوتا ہے۔

رحمۃ ۔ یعنے علاوہ ان خاص عنائتون کے عام رحمتون سے بھی حصہ ملتا ہے یہ تو ایک دعوے تھا۔

اب اس کا ثبوت بیان فرماتا ہے۔

ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ ۔ ہاجرہ نام ایک عورت تھی جو میری تحقیق کے مطابق ملک مصر کی ایک شاہزادی تھی ۔ ابراہیم کی کرامتون کو دیکھکر بادشاہ نے اپنی لڑکی ابراہیم کے نکاح مین دیدی ۔ نوجوان اور خوبصورت اور باکرہ تھی اس وقت ابراہیم کی عمر ۸۶ سال تھی جب کہ وہ حاملہ ہوئی ۔ مین بہت ہی مختصر سناتا ہون کہ پہلی بی بی نے اسے نکلوا دیا اس پر اللہ سے مکالمہ ہوا ۔ کہ کیون نکلی ۔ آپنے عرض کیا کہ بڑی بی بی رہنے نہین دیتی ۔ خدا نے فرمایا ۔ واپس جاؤ اور اسکی فرمانبردار ہو کر رہو اس صبر کے بدلے مین ہم تمہین ایک لڑکا دین گے جس کی اولاد تمام جہان کے لئے موجب ہدایت ہوگی اور آسمان کے تارے اور ریت کے ذرے گننے آسان ہونگے مگر تیری اولاد کو کوئی نہ گن سکے گا ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔ پھر جب دوبارہ اس بی بی نے ہاجرہ کو دکھ دیا ۔ تو ابراہیم انہین مکہ مین چھوڑ گئے ۔ ابراہیم سے پوچھا ۔ کہ ہمین کس کے سپرد کرتے ہو آپنے اس کا جواب نہین دیا ۔ پھر پوچھا کہ کس کے حکم سے یہان لاتے ہو ۔ فرمایا ۔ خدا کے حکم سے اس پر اس نیک بخت صابرہ بی بی نے کہا تو پھر اب تمہاری

عبداللہ ۔ اسلام
حفیظ الرحمان
محمد احمد عبدالقیوم
امۃ اللہ ۔ رابعہ
عائشہ ۔ امامہ

ضرورت نہیں۔ اس بی بی کے پاس نہ روپیہ تھا نہ مال اسباب تھا نہ مویشی تھے بچہ بھی چھوٹا تھا وہاں کوئی غمگسار نہ تھا۔ درندوں کا بھی ڈر تھا کوئی آبادی بھی نہ تھی مگر اس صبر کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ آج تک ایک عظیم الشان شہر آباد ہے جو کروڑہا مخلوق کا ملجا و ماویٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے نام کے لئے صبر کرکے اسکے نتائج سے آگاہی حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ صفا و مروہ سے جاکر یہ شعور یہ معرفت حاصل کریں کیونکہ وہ مقام اللہ کی طرف سے صبر کے نتائج کے شعور کے حصول کا ذریعہ مقرر شدہ ہے جو حج کرنے جائے وہ وہاں ٹہل کر پھر کر دیکھے کہ ہمارا فضل اس صابرہ پر کیسا ہوا۔ ہم کیسے قدر دان ہیں۔

۶۔ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء

(رکوع نمبر ۴)

وَ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ اوپر کی آیات میں کفار بے حسنوں کا ذکر ہے۔ اب ان سے بچنے کا ایک نسخہ بتلایا ہے۔ (۱) اللہ کی طرف جھک جانا جو اپنی ذات وصفات میں یگانہ ہے۔ یہاں اس معبود کی دو عظیم الشان صفتوں کا ذکر ہے

الرحمان۔ بلا مبادلہ رحم کرنے والا

الرحیم۔ سچی محنتوں کو ضائع نہ کرنے والا۔ بلکہ ان پر ثمرات مرتب کرنیوالا۔

آپ اپنی ہستی اور صفت رحمانیت کا ثبوت دیتا ہے۔ پہلا ثبوت۔ آسمان وزمین کی پیدائش سے اور رات و دن کا اختلاف۔ ایک چھوٹی سی پیالی انسان کسی کے پاس دیکھے تو یہ کبھی وہم میں نہیں آتا۔ کہ خود بخود بن گئی تو اتنا بڑا آسمان و زمین دیکھ کر یہ یقین کیوں حاصل نہ ہو کہ ان کا پیدا کرنے والا بھی کوئی ہے۔

پھر یہ فطری بات ہے کہ جب مختلف اشیاء کو خاص ترتیب سے رکھا ہوا دیکھتے ہیں تو ایک بچہ بھی سمجھ جاتا ہے کہ ان کا اس ترتیب سے رکھنے والا ضرور کوئی ہے۔ چہ جائیکہ ایک عقلمند انسان۔ آسمان کو دیکھے زمین کو دیکھے اس کی مختلف مخلوقات کو ایک خاص نظام میں دیکھے۔ دن رات کے کاموں میں ایک خاص انتظام نظر آئے اور پھر یہ نہ مانے کہ ان کا مرتب کرنے والا بھی کوئی ہے۔ میں تمہیں ایک قصہ سناتا ہوں۔

دار السلطنت بغداد میں کچھ ایسے آدمی جمع ہو گئے جو دہریہ تھے ان میں سے چند آدمی ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہ کے پاس آئے۔ جب امام صاحب نے انہیں اپنے مکان میں جمع ہوتے دیکھا تو بہانہ متفکر چہرہ بنالیا۔ انہوں نے کہا۔ حضرت آپ کس خیال میں ہیں۔ ہم تو ایک مسئلہ دریافت کرنے آئے ہیں آپنے فرمایا میں تو اس حیرت میں ہوں کہ یہاں بغداد میں لاکھوں آدمی بستے ہیں ہر ایک کی ضرورت مختلف ہے کوئی چین سے کوئی حبش سے کوئی کسی اور بحری مقام سے وابستہ ہے پھر ہر ایک ضرورت کے لئے جہاز پر جہاز چلے آتے ہیں اور سنتا ہوں نہ ان پر کوئی ملاح ہے نہ ان کا کوئی مالک ہے۔ نہ انہیں کوئی چلانے والا ہے اس پر اس دہریہ جماعت کا بڑا بولا۔ کہ معلوم ہوتا ہے۔ آپکے دماغ کو کوئی صدمہ ہو گیا ہے یہ کام بغیر کسی مدبر بالارادہ کے نہیں چل سکتا اور یہ چل رہا ہے آپنے فرمایا۔ بغداد کی کارروائی تو بغیر کسی مدبر کے نہ چلے مگر آسمان و زمین کا کارخانہ خود بخود چلتا رہے اس پر وہ بہت ہی نادم ہوئے اور چلے گئے۔ مجھے بھی کئی دہریوں سے گفتگو کا اتفاق ہوا۔ ایک دفعہ میں نے ایک دہریہ سے اس دری کی طرف اشارہ کرکے جس پر ہم بیٹھے تھے پوچھا اس کا یہ دھاگہ یہاں سے پلٹ کر ادھر کیوں گیا ہے اس نے کہا۔ مدبر بالاراد دری کے بننے والے نے اسے پیچدار بنالیا۔ میں نے کہا آپنے اس دری کا بننے والا دیکھا۔ کہا نہیں مگر ایسی دریاں بنتے میں نے دیکھی ہیں۔ جب اسے سمجھایا گیا کہ تم تو تماثل اجسام کے قائل نہیں۔ تو اس نے ہنس کر بات کو ٹالنا چاہا یہاں واختلاف اللیل والنہار تک تو اپنی ہستی اور صفت رحمانیت کا ثبوت دیا۔

اب رحیمی صفت کا بیان ہوتا ہے پہلے تو جہازوں کو لو۔ جن سے لوگوں کو بہت نفع پہونچتا ہے۔ یہ دوسرے ممالک کے ناموں کو بائیکاٹ کرنے والے اور سودیشی تحریک کے بانی اس آیت کا انکار کرنے والے ہیں اگر ہم آج یہ تفریق کریں گے کہ فلاں ملک کی چیز خواہ کیسی اچھی ہو ہم نہیں لیتے۔ تو کل پھر بعض شہروں کو بائیکاٹ کریں گے۔ پھر مذہبی تفریق درمیان میں آ جائے گی۔ مسلمان کہیں گے ہم ہندوؤں کی نہیں خریدتے۔ اور ہندو کہیں گے ہم عیسائیوں سے یہ معاملہ نہیں رکھتے۔ پھر مذہبوں کی آپس میں تفریق ہوگی وہابی کہیں گے ہم حنفیوں کی بنی ہوئی چیزیں نہیں خریدتے اور حنفی کہیں گے ہم احمدیوں کی نہیں خریدتے۔ اس طرح تو بڑا فساد پڑیگا۔

پھر اوپر سے پانی کا برسنا اور اس پانی سے فائدہ اٹھانا۔ یہ بھی رحیمی صفت کے ماتحت ہے۔ پھر جانداروں کا پیدا کرنا جو طرح طرح کی ضرورتوں میں ہمارے کام آتے ہیں کوئی بوجھ اٹھاتا ہے۔ کوئی ہل چلاتا ہے۔ کوئی حفاظت کرتا ہے کوئی غذا بنتا ہے

وتصریف الریاح۔ ہواؤں کے بارے میں بڑی بڑی کتابیں بنی ہوئی ہیں ایک ہوا ہے جو جہازوں کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک لیجاتی ہے۔ ایک ہوا ہے۔ جو ریل کو چلاتی ہے ایک گندگیوں کو صاف کرتی ہے۔ ایک بیماری کے جرم فنا کرتی ہے ہوا کی تصریف میں بھی خدا کی قدرتوں اور اس کے رحیم ہونے کے بہت سے نشانات ہیں پھر بادل جو آسمان و زمین میں مسخر ہے۔ گویا کہ وہ منتظر ہے۔ جو جناب الٰہی کے امر کا منتظر ہے جہاں اسے حکم ہو۔ پانی پہونچائے۔ یہ سب کچھ بیان کرکے فرماتا ہے کہ اولوالالباب کا تو اعلیٰ درجہ ہے۔ معمولی عقل والے بھی اس سے اس نتیجہ تک پہونچ سکتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہے اور وہ رحمان و رحیم ہے۔ اس کا مد مقابل کوئی نہیں۔

حسن و احسان میں اس سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ پس عشق و محبت بھی اسی ذات کے سزاوار ہے اکثر لوگ ہیں جو کسی کی آن پر۔ آواز پر۔ اداؤں پر۔ مال پر جاہ و جلال پر علم و فضل پر حسن و خوبی پر لٹو ہو جاتے ہیں مگر نہیں جانتے۔ کہ یہ سب چیزیں فانی ہیں بہت سی عورتیں جو اپنے حسن دلاویز کی وجہ سے دوسروں کے ابتلا کا موجب تھیں۔ ایک وقت ان پر ایسا آیا کہ آتشک ہوئی اور ناک گر گئی بہت سے ایسے امراء ہیں کہ ایک دم میں غریب ہو گئے۔ بہت سے ایسے علماء ہیں کہ حواس باختہ ہو گئے پھر جس کمال کی وجہ سے انکی قدر ہوتی تھی وہ جاتا رہا تو کسی نے بات تک نہیں پوچھی۔* پس جو مومن ہے وہ اپنا محبوب اللہ کو بناتا ہے وہ نہ اپنے پیر و مرشد ...

[illegible]

* والذین آمنوا اشد حبا للہ۔